

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

باون وال بجٹ اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 17 نی 2018ء بروز جمعرات بمقابلہ کیم رمضان المبارک 1439 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دعاۓ مغفرت۔	04
3	مطالبات زربابت مالی سال 2017ء اور 2018ء۔	07

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر-----میڈم راحیلہ حمید خان دُرانی

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب شمس الدین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر-----جناب مقبول احمد شاہواني



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 17 ربیعی 2018ء بروز جمعرات بمناسبت میکم رمضان المبارک 1439 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 35 منٹ پر زیر صدارت محترمہ شاہدہ روف، چیئرمین، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم چیئرمین: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ  
جَفَّمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلَيَصُمُّهُ طَوَّمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعَدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ  
أُخَرَ طَيِّبُ الدُّلُّ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلَتُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ  
وَلَتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَيْتُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾

﴿پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرہ آیات نمبر ۱۸۵﴾

ترجمہ: مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن ہدایت ہے واسطے لوگوں کے اور دلیلیں روشن راہ پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی، سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینہ کو تو ضرور روزے رکھے اسکے، اور جو کوئی ہو یا ماریا مسافر تو اس کو گنتی پوری کرنی چاہیے اور دنوں سے، اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر دشواری اور اس واسطے کہ تم پوری کرو گنتی اور تاکہ بڑائی کرو اللہ کی اس بات پر کہ تم کو ہدایت کی اور تاکہ تم احسان مانو۔ وَمَا عَمَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

**میدم چیئرپرسن:** جزاک اللہ۔ لِمَنِ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔

**عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** میدم چیئرپرسن۔

**میدم چیئرپرسن:** جی زیارتوال صاحب۔

**قائد حزب اختلاف:** ٹریئری بیختر میں لوگ نہیں ہیں اور یہ جو کٹ موشنز ہیں، ان کو majority سے انہوں نے پاس کرنے ہیں۔ تو یہ سارے reject ہو جائیں گے، آپ شروع کریں گی لیکن ایک بھی کٹ موشن جو ہم لائے ہیں، ہمارے منظور ہو جائیں گے اور آپ نے جو کچھ دیا ہے وہ، وہ ہو جائے گی۔ تو یہ یا تو ان کو گلا میں یا پھر۔ یہ سارے وہ ہو جائیں گے، باقی مرضی آپ کی ہے۔ بنیادی طور پر آئین کا جو آرٹیکل ہے ٹوٹ ہاوس کی اکثریت سے پاس کروانے ہیں، یہ ہے۔

**میدم چیئرپرسن:** زیارتوال صاحب! اس وقت بیٹھی ہیں مشیر خزانہ، ہم ان کی رائے لے لیتے ہیں۔

**ڈاکٹر قیہ سعید ہاشمی (مشیر وزیر اعلیٰ برائے مکمل خزانہ):** میدم چیئرپرسن صاحب! میں زیارتوال صاحب کا شکر یہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنی اہم بات کی نشاندہی کی ہے۔ اگر آپ کا یہاں کوئی نہیں بنتا ہے یا ہم پورے نہیں ہوتے ہیں، دس پندرہ منٹ کا ٹائم دے دیجئے تاکہ میں C.M. صاحب سے رابطہ کر سکوں۔۔۔ (مداخلت)۔ میں کیا کر سکتی ہوں میں تو آئی ہوں پیش کرنے کے لئے باقی ممبران نہیں ہیں جو ہوتا ہے وہ ہونے دو۔

**میدم چیئرپرسن:** سیکرٹری اسمبلی! ایک دفعہ چیک کر لیا جائے C.M. صاحب سے۔ اگر آپ سب کی اجازت ہو میں ایک بات کرنا چاہوں گی۔ مجھے امید تھی کہ آپ لوگوں میں سے کوئی اس چیز کی نشاندہی کرتا۔ کل کوئی میں ایک آپریشن ہوا اور اس کے نتیجہ میں ہمارے سیکورٹی فورسز کے لوگ شہید ہوئے ہیں۔ تو آپ سب کی behalf پر اور اس اسمبلی کی behalf پر ہم چاہیں گے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

**میدم چیئرپرسن:** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ آج رخصت کی کوئی درخواست نہیں ہے۔ ضمنی مطالبات زربابت مالی سال 2017-2018ء پیش کیا جائے۔ میری ایک ریکوئیسٹ سن لیجئے جب تک وہاں سے پیش نہیں ہوگا، بولانہیں جائے گا اس وقت تک آپ پلیز تھوڑا سا حوصلہ رکھیں۔

**آغا سید لیاقت علی:** ناظور۔

**میدم چیئرپرسن:** بولانہیں گیا ہے آپ کس چیز کو ناظور کر رہے ہیں؟۔۔۔ (مداخلت) سردار صاحب! میری بات سن لیجئے، آپ میری بات سن لیجئے آپ کو میں نے مائیک نہیں دیا ہوا ہے آپ اس کو نہیں پیش کر سکتے ہیں۔

میں آپ سے ایک عرض کروں، دیکھیئے آپ بار بار مجھے کہیں گے کہ رولر کے according کرنا ہے، یہ آپ کی طرف سے statement آئے گی۔ رولر کہتے ہیں کہ جب تک وہاں سے مطالباتِ زر پیش نہیں ہوں گے آگے کاروائی نہیں چلے گی۔ اس طرف سے مطالباتِ زر پیش کرنے کے لئے کوئی نہیں ہے۔ آپ لا غنڈر ہے ہیں، آپ سارے ہی Senior Parliamentarian ہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** وہ لوگ نہیں ہیں جب نہیں ہیں جو پانچ چھ بیٹھے تھے وہ بھی ابھی چلے گئے ہیں یہ آپ کا آئین ہے یہ میرے ساتھ پہلے بھی ہوا ہے۔ یہ آپ کا آئین ہے اس میں clear-cut لکھا ہوا ہے کہ واضح اکثریت سے پینٹھ کے ایوان کی 33 کے اکثریت سے آپ پاس کریں گی۔ اب یہ لوگ چلے گئے ہیں نکل گئے ہیں آپ sitting کر رہی ہیں آپ اس اجلاس کو کیسے کریں گی۔ یہاں کورم پورا ہے آپ پیٹھی ہوتی ہیں اور وہ لوگ نہیں ہیں۔ اور معاملہ ہے بجٹ کا۔ اور بجٹ میں جو کچھ ہوا ہے اُس کو یہ face ہی نہیں سکتے ہیں۔ اب کرنا کیا ہے؟۔ ہمیں آپ راستہ بتائیں میں نے پہلے آپ سے کہا ہے۔

**میڈم چیئر پرنس:** زیارت وال صاحب! آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ نے بالکل ٹھیک نشاندہی کی ہے۔ آپ نے اجلاس کے starting میں ہی اُن کو warn کر دیا تھا۔ اور شاید وہ اسی وجہ سے باہر چلے گئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب! پانچ منٹ کے لئے کورم کی bells بجادیں۔ (مداخلت۔ شور)۔ آپ سب ایک ساتھ بولیں گے تو کسی کی آواز نہیں آئے گی۔ جی واسع صاحب۔ (مداخلت۔ شور) میں نے نہیں کہا کہ کورم پورا نہیں ہے۔ میں نے سیکرٹری سے رائے لی ہے کہ اس کے لئے bells بجائیں یا کہ نہیں۔

**مولانا عبدالواسع:** میڈم اپسیکر۔

**میڈم چیئر پرنس:** جی واسع صاحب۔

**مولانا عبدالواسع:** میڈم صاحب! چیف منستر اور اُن کے ارکان نہیں ہیں۔ ذرا کچھ وقت کے لئے متوجہ کر دیں تاکہ وہ آجائیں۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم چیئر پرنس! آپ کے پاس اس وقت کوئی چارہ نہیں ہے۔ clear-cut آپ رولنگ دے دیں۔ آپ نے اجلاس شروع کروا یا ہے اور ٹریزری پیپر نہیں ہیں۔ آپ clear-cut رولنگ دے دیں کہ ممنی بجٹ جو ہے وہ پاس نہیں ہو سکا ہے، گورنمنٹ کو، وزیر اعلیٰ کو مستعفی ہونا چاہئے۔ اُن کو گھر جانا چاہئے۔ اور یہ بجٹ جو بھی پیش کریں گے وہ بجٹ پیش کریں گے۔ آپ کا کورم پورا ہے۔

**میڈم چیئر پرنس:** جی آپ اگر بات کمپلیٹ کر چکے ہیں تو میری ایک بات سن لیجئے۔

**قائد حزب اختلاف:** اور یہ پاس نہیں ہو سکتا اُن کے پاس majority نہیں ہے۔ آپ کی صرف رولنگ چاہیئے آپ رولنگ دیں اور رولنگ کے تحت ان کو برخاست کریں۔ اور نئے لوگ آئیں گے وہ اپنا بجٹ پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی، آئینی طور پر اور رولز کے تحت آپ کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔ اور جس چیز کی سارے دوست ناراض ہو رہے ہیں۔ میں نے پہلی مرتبہ شاندیہ اس لئے کروائی تھی کہ مقام یہ ہے۔ اس مقام پر ہم آگئے ہیں اس مقام پر کھڑے ہو گئے اب اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی وہ نہیں ہے۔ آپ کے مطالبات زر ہیں۔ آپ صدارت کر رہی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ نہیں ہیں it means آپ کا ختمی بجٹ پاس نہیں ہوا ہے۔ جب ختمی مطالبات زر پاس نہیں ہوئے ہیں it means گورنمنٹ کو مستعفی ہونی چاہئے اُس کو گھر جانا چاہئے اور یہ اُس کا وہ ہے۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔ جی ڈاکٹر صاحبہ۔

**محترم شیخ احیا ق بلوچ:** ہو گیا ہے ہمارے جو اپوزیشن کے کچھ ساتھی اٹھ کے چلے گئے ہیں کہ کورم پورا نہیں ہو، لیکن کورم پورا ہے۔

**قائد حزب اختلاف:** میڈم چیئرمین! ختمی مطالبات زر ہیں، ختمی بجٹ ہے اب وہ لوگ نہیں ہیں، آگئے، آپ کے سامنے نکل گئے ہیں، majority نہیں ہے۔ آپ رولنگ دیں گی کہ گورنمنٹ ختمی بجٹ پاس کرنے میں ناکام ہوئی ہے، وزیر اعلیٰ کو مستعفی ہونا چاہئے۔ وہ اپنا استعفی دیں۔ اور جو لوگ آئیں گے جو بجٹ بنائیں گے وہ جانیں اُن کا کام جانے، یہ ہے۔

**آغا سید لیاقت علی:** مادام اسپیکر! اس حکومت کے خلاف ہم یہ قرارداد پیش کرتے ہیں کہ یہ بجٹ پاس نہیں کر سکتے ہیں لہذا یہ حکومت مستعفی ہو جائے اور یہ ہم ووٹنگ کرتے ہیں آپ رولنگ دے دیں۔

**میڈم چیئرمین:**

Since none of Members of treasury benches are present in the House and opposition members are creating disorder, I therefore have no option but to adjourn the session of the assembly till tomorrow 03:00 pm.

(اجلاس 48 منٹ پر ختم ہوا)

**میڈم چیئرمین:**

Under Provincial Assembly of Balochistan, Rules of Procedure and

Conduct of Business 1974, I call the sitting of Assembly today at 05:00 p.m.

(اجلاس زیر صدارت محترمہ شاہدہ روف، میڈم چیئر پرسن شام 05 بجکر 05 منٹ پر دوبارہ شروع ہوا)

**میڈم چیئر پرسن:** تلاوت قرآن پاک۔ آپ please ایک دفعہ ٹھہر جائیے مجھے باقاعدہ اس کا آغاز کر لینے دیجئے۔ آپ میں سے اگر کوئی تلاوت کر دے۔ موئی خل صاحب! تلاوت کر دیں، تلاوت کر دیں تلاوت۔ Under Article 14 ، میرے پاس --- (داخلت۔شور)۔ آپ اگر ایسے ہی بولیں گے میں rule number 14 کے تحت اسیکر کی تمام powers رکھتی ہوں۔ Panel of Chairman کی حیثیت سے میرے پاس تمام وہ powers ہیں جو Speaker exercise کر سکتا ہے۔ آپ please آپ میں سے کوئی تلاوت کر دے، please۔

**حاجی محمد اسلام:** أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَخَدٌ۔

**میڈم چیئر پرسن:** صدق اللہ العظیم۔ ضمنی مطالبات زربابت مالی سال 2017ء اور 2018ء۔ مشیر خزانہ مطالبات زرنبر ایک کی بابت تحریک پیش کریں گی۔ (داخلت۔شور)۔ زیارت وال صاحب! آپ please میں نے ابھی بول دیا اسکے بعد میں بات کرتی ہوں۔ (داخلت۔شور)۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ حکومت خزانہ:** Thank you چیئر پرسن صاحبہ۔ میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو ایک لاکھ 42 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیسے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018ء کے دوران بدلسلمه مدد "عمومی نظم و نق، بشمول ریاسی ادارے، مالی نظم و نق معاشری ضابطگی، شماریات، تشویش اور اطلاعات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (داخلت۔شور)

**میڈم چیئر پرسن:** مطالبات زرنبر 1 کے بابت تحریک پیش ہوئی۔ آیا مطالبات زرنبر 1 کو منظور کیا جائے؟۔ جو لوگ مطالبات زر کے حق میں ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑا کریں۔ (داخلت۔شور)۔ زیارت وال صاحب! اس کے اوپر cut-motion نہیں ہے۔ آپ سیکرٹری صاحب please counting کریں۔ اس کے اوپر cut-motion نہیں ہے۔ مطالبات زرنبر 1 پر cut-motion نہیں ہے۔ (داخلت۔شور) سیکرٹری صاحب! کتنے نمبرز ہیں؟۔ 24 مطالبات زر تحریک منظور ہوئی۔ مطالبات زرنبر ایک منظور ہوا۔ جی زیارت وال صاحب! اب آپ بولیے please۔

**قائد حزب اختلاف:** پینٹھکی ہاؤس کا، چونٹھ کی اس وقت ہاؤس ہے چونٹھ میں بتیں ووٹ چاہیئے بائیس ووٹ ہیں۔ بائیس سے تحریک نام ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔

**میڈم چیئرپرنس:** چوبیس ووٹ ہیں، اس میں چوبیس ووٹ ہیں۔

**قائد حزب اختلاف:** یہاں تعداد زیادہ ہے۔ تو یہ آپ کی چلنے والی نہیں ہے آپ سن لیں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔ یہ آپ کی آئین ہے، سیکرٹری اٹھ جاؤ۔ یہ آپ کا آئین ہے اس آئین میں لکھا ہے ٹوٹل آف دی ہاؤس کی میجارٹی ہے۔ میجارٹی بتیں بنتی ہے۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔

**میڈم چیئرپرنس:** آغالیات کو باہر نکال دیں۔ باہر نکال دیں۔ مشیر خزانہ مطالبه زر نمبر 2 کی بابت تحریک پیش کریں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محكمة خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 18 ارب 23 کروڑ 17 لاکھ 86 ہزار 2 سو 20 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018ء کے دوران بسلسلہ مدد "پیش" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرپرنس:** مطالبات زر نمبر 2 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) مطالبه زر نمبر 2 میں سردار محمد اسلم بن بخش صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا سردار اسلم بن بخش صاحب تحریک تخفیف زر پیش کریں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) تحریک تخفیف زر پیش نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) جناب محمد رحمت صالح بلوج صاحب! رکن اسمبلی مطالبه زر نمبر 2 کی بابت تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا رحمت بلوج صاحب اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) آیا مطالبه زر نمبر 2 کو منظور کیا جائے؟۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔ مطالبه زر نمبر 2 منظور ہوا۔ مطالبه زر نمبر 3 کی بابت تحریک پیش کیا جائے، جی ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محكمة خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 7 لاکھ 66 ہزار 9 سو 10 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا ہے جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018ء کے دوران بسلسلہ مدد "النصاف کی فراہمی" (

چار جد،) برداشت کرنے پڑیں گے۔۔۔ (مداخلت -شور)

**میڈم چیئرپرنسن:** اس کو باہر نکال دیں۔ نہیں نہیں ان کو باہر نکال دیں سب کو، ان کو سب کو باہر نکال دیں، باہر نکال دیں ان کو، باہر نکال دیں۔۔۔ (مداخلت -شور)۔ مطالبه زر نمبر 3 کی بابت تحریک پیش ہو چکی ہے آپ میں سے جو لوگ اس کے favour میں ہیں وہ ہاتھ اٹھا لیں ش۔ سیکرٹری اسمبلی! ان کو counting کر لیا جائے۔ سیکرٹری اسمبلی! آپ counting کر لیں۔ جی سیکرٹری اسمبلی! کتنے ہیں میں favour

**ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ:** میڈم اسپیکر صاحبہ، چیئرپرنسن صاحبہ! آپ rules کے against اجلاس چلا رہی ہیں۔ آپ کے 35 ممبران ہونے چاہئے۔

24 Members کو مطالباتِ زر کی طرف سے حمایت حاصل ہے لہذا اس کو منظور کیا جاتا ہے۔ مشیر خزانہ مطالبه زر نمبر 4 کی بابت تحریک پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 26 لاکھ 60 ہزار 80 روپے سے مجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018ء کے دورانِ بسلسلہ مد' جیل و قید و بند مقامات پرداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرپرنسن:** مطالباتِ زر نمبر 4 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ چونکہ۔۔۔ (مداخلت)۔ آپ سُن لیں میری بات۔ چونکہ مطالبه زر نمبر 4 میں جناب رحمت صالح بلوچ صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا رحمت صالح بلوچ صاحب آپ اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

**جناب رحمت اعلیٰ صالح بلوچ:** نہیں مطالباتِ زر نمبر 3 پر میرا کٹ موشن ہے۔

**میڈم چیئرپرنسن:** تین منظور ہو چکے ہیں آپ کے شور شرابے میں تین منظور ہو چکے ہیں آپ چوتھے پرآ جائیں۔

**جناب رحمت اعلیٰ صالح بلوچ:** یہ کٹ موشن ہے۔

**میڈم چیئرپرنسن:** ہو گیا ہے، چوتھے پرآ جائیں۔ آپ چوتھے پر پیش کر رہے ہیں یا کہ میں آگے چلوں؟۔

**جناب رحمت اعلیٰ صالح بلوچ:** یہ اسمبلی کی روایت نہیں ہے۔

**میڈم چیئرپرنسن:** رحمت صاحب! آپ اپنا مطالبه زر نمبر 4 پر۔

- جناب رحمت علی صاحب بلوچ:** میدم چیئرپرسن! آپ خواخواہ اس طرح، آپ قانون کے مطابق چلا کیں۔
- میدم چیئرپرسن:** آیا مطالبہ زر نمبر 4 کے حق میں جو لوگ ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑا کر دیں۔
- جناب رحمت علی صاحب بلوچ:** تو کبھی آپ تین کہتے ہیں کبھی چار یہ تو بالکل سراسر غلط ہے کبھی تین ہے کبھی چار ہے یہ کیا رائے ثماری ہے۔
- میدم چیئرپرسن:** میں دو دفعہ بولی ہوں وہ نہیں بولے، جو نہیں بولے گا تو مس کر دیگا۔
- جناب رحمت علی صاحب بلوچ:** بالکل غیر قانونی ہے۔
- میدم چیئرپرسن:** سیکرٹری اسمبلی کتنے ہیں۔ چوں میں ممبرز کی حمایت حاصل ہے اس لئے مطالبہ زر نمبر 4 منظور ہوا۔ مشیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 5 کی بابت تحریک پیش کریں۔
- مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 4 کروڑ 14 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018ء کے دوران بسلسلہ مذکور 'پلک بیانیہ انجینئرنگ'، برداشت کرنے پڑیں گے۔
- میدم چیئرپرسن:** مطالبہ زر نمبر 5 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ مطالبہ زر نمبر 5 میں جناب نصراللہ خان زیرے رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا جناب نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔
- جناب نصراللہ خان زیرے:** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو مبلغ 2 ارب 4 کروڑ لاکھ روپے کے کل مطالباتِ زر بسلسلہ مذکور (مدخلت-شور)
- میدم چیئرپرسن:** نصراللہ صاحب! آپ پیش کریں گے یا میں کارروائی کو آگے چلاوں؟۔ چونکہ مطالبہ زر نمبر 5 میں سردار محمد اسلام بن جنوب اور جناب رحمت صاحب بلوچ نے بھی تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اسمبلی اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔ دونوں ممبرز یہاں نہیں ہیں۔ آیا مطالبہ زر نمبر 5 کو اپنی اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ (مدخلت) تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 5 کو منظور کیا جاتا ہے۔ مشیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 6 کی بابت تحریک پیش کریں۔
- مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 32 کروڑ

40 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018ء کے دوران بسلسلہ مدد "ورکس ار بن بی واسا" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرمین:** مطالبہ زر نمبر 6 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ آیا مطالبہ زر کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ مطالبہ زر نمبر 6 کو اس کی اصل صورت میں منظور کیا جاتا ہے۔ مشیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 7 کی بابت تحریک پیش کریں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 79 کروڑ 33 لاکھ 93 ہزار 3 سو 60 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مدد "ثانوی تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرمین:** مطالبہ زر نمبر 7 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ آیا مطالبہ زر کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ مطالبہ زر نمبر 7 کو اس کی اصل صورت میں منظور کیا جاتا ہے۔ مشیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 8 کی بابت تحریک پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 61 کروڑ 16 لاکھ 27 ہزار 2 سورو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مدد "کھلیل و تفریجی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرمین:** مطالبہ زر نمبر 8 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ چونکہ مطالبہ زر نمبر 8 میں جناب عبدالرحیم زیارت وال، قائد حزب اختلاف، جناب نصر اللہ خان زیرے، سردار محمد اسلم بزنجو، جناب رحمت صالح بلوچ اور اکین اسمبلی نے تھاریک تخفیف زر کا نوٹس دیا تھا لیکن اس وقت وہ ہال میں نہیں ہیں۔ اسی طرح عبدالرحیم زیارت وال قائد حزب اختلاف، جناب نصر اللہ خان زیرے، سردار محمد اسلم بزنجو اور رحمت صالح بلوچ اور اکین اسمبلی نے جواب پی تھاریک تخفیف زر کے نوٹس دیتے تھے وہ پیش نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ختم کیا جاتا ہے۔ میر اسوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر 8 کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ مطالبہ زر نمبر 8 اصل حالت میں منظور ہوئی۔ مشیر خزانہ

**مطالبه زر نمبر 9 کی بابت تحریک پیش کریں۔**

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 18 کروڑ 30 لاکھ 63 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مذکور ”معدنی وسائل و سائنسی شعبہ جات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرمین:** مطالبه زر نمبر 9 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ چونکہ مطالبه زر نمبر 9 میں جناب عبدالرجیم زیارتوال، قائد حزب اختلاف، جناب رحمت صالح بلوچ رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ ان دونوں ممبرز کے present نہ ہونے کی وجہ سے کٹ موہنجزہ ہیں اُن کو ختم کیا جاتا ہے۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ آیا مطالبات زر نمبر 9 کو اُس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے؟۔ مطالبه زر نمبر 9 منظور ہوا۔ مشیر خزانہ! مطالبه زر نمبر 10 کی بابت تحریک پیش کریں گی۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 1 کروڑ 18 لاکھ 81 ہزار 4 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مذکور ”مکملہ پراسیکیوشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرمین:** مطالبه زر نمبر 10 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟۔ مطالبه زر نمبر 10 اپنی اصل حالت میں منظور ہوا۔ مشیر خزانہ! مطالبه زر نمبر 11 کی بابت تحریک پیش کریں گی۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 70 لاکھ 40 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مذکور ”طبی تعلیم“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرمین:** مطالبه زر نمبر 11 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟۔ مطالبه زر نمبر 11 اپنی اصل حالت میں منظور ہوا۔ مشیر خزانہ! مطالبه زر نمبر 12 کی بابت تحریک پیش کریں گی۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 89 لاکھ 9

ہزار 3 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مد ”قانونی خدمات و قانونی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرپرنس:** مطالبه زر نمبر 12 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 12 میں آغازیں لیاقت علی، رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ چونکہ وہ اس وقت ہال میں موجود نہیں ہیں اُس کا کٹ موشنز جو ہیں وہ ختم ہو گیا۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ مطالبات زر نمبر 12 کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 12 اپنی اصل حالت میں منظور ہوا۔ مشیر خزانہ مطالبه زر نمبر 13 پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 35 کروڑ 46 لاکھ 92 ہزار 70 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مد ”محکمہ تو انائی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرپرنس:** مطالبه زر نمبر 13 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 13 میں آغازیں لیاقت علی، رحمت صالح بلوچ، ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ چونکہ وہ اس وقت ہال میں موجود نہیں ہیں ان کا کٹ موشنز جو ہیں وہ نمثاد یا جاتا ہے۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ مطالبات زر نمبر 13 کو اس کی اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 13 اپنی اصل حالت میں منظور ہوا۔ مشیر خزانہ مطالبه زر نمبر 14 پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 7 لاکھ 70 ہزار 8 سوروپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی محتسب“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میڈم چیئرپرنس:** مطالبه زر نمبر 14 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 14 منظور ہوئی۔ مشیر خزانہ مطالبه زر نمبر 15 کی بابت تحریک پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 13 کروڑ 90 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مد ”سپسڈ یز“

(Subsidies) برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میدم چیئرپرنس:** مطالبه زر نمبر 15 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 15 میں آغازید لیاقت علی رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے چونکہ وہ اس وقت ہال میں موجود نہیں ہیں ان کا کٹ موشن نمائادیا جاتا ہے۔ اسی طرح جناب عبدالرحیم زیارت وال صاحب، قائد حزب اختلاف اور جناب رحمت صالح بلوچ، رکن اسمبلی نے مطالبه زر نمبر 15 پر اپنی تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا تھا وہ دونوں ممبران بھی یہاں موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے کٹ موشنز کو نمائادیا جاتا ہے۔ جناب عبدالرحیم زیارت وال صاحب، قائد حزب اختلاف اور جناب رحمت صالح بلوچ، رکن اسمبلی کی کٹ موشنز نمائانے کے بعد میر آپ سے سوال ہے کہ آیا مطالبه زر نمبر 15 کو اس کی اصل حالت میں منظور کی جائے۔ مطالبه زر نمبر 15 منظور ہوئی۔ مشیر خزانہ مطالبه زر نمبر 16 کی بابت تحریک پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 34 کروڑ 5 لاکھ 60 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مدد' Public Debt کے

(Discharged)، برداشت کرنے پڑیں۔

**میدم چیئرپرنس:** مطالبه زر نمبر 15 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 15 میں رحمت صالح بلوچ رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے چونکہ وہ اس وقت ہال میں موجود نہیں ہیں ان کا کٹ موشن نمائادیا جاتا ہے۔ آپ سے سوال ہے کہ آیا مطالبه زر نمبر 16 کو اس کی اصل حالت میں منظور کی جائے۔ مطالبه زر نمبر 16 منظور ہوئی۔ مشیر خزانہ مطالبه زر نمبر 17 کی بابت تحریک پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 80 کروڑ 75 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مدد' ریاستی تجارت، برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میدم چیئرپرنس:** مطالبه زر نمبر 17 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 17 میں جناب عبدالرحیم زیارت وال صاحب، قائد حزب اختلاف اور جناب نصر اللہ خان زیرے رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے چونکہ وہ اس وقت ہال میں موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ کٹ موشنز نمائادی جاتی ہیں۔ آپ سے سوال ہے کہ آیا مطالبه زر نمبر 17 کو اس کی اصل حالت میں منظور کی جائے؟ مطالبه زر نمبر 17 منظور ہوا۔

**ترقیاتی اخراجات۔ مشیر خزانہ مطالبه زر نمبر 18 کی بابت تحریک پیش کریں۔**

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو 34 کروڑ 20 لاکھ 34 ہزار 52 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مد ”امن عامہ و حفاظتی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میدم چیئرمین:** مطالبه زر نمبر 18 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 18 میں جناب عبدالرجیم زیارتوال صاحب، قائد حزب اختلاف اور جناب نصر اللہ خان زیرے رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے چونکہ وہ اس وقت ہال میں موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ کٹ موشنمنڈا دی جاتی ہیں۔ عبدالرجیم زیارتوال صاحب قائد حزب اختلاف اور نصر اللہ خان زیرے کے کٹ موشنمنڈا نے کے بعد میرا آپ سے سوال ہے کہ آیا مطالبه زر نمبر 18 کو اس کی اصل حالت میں منظور کی جائے؟۔ مطالبه زر نمبر 18 منظور ہوا۔ مشیر خزانہ مطالبه زر نمبر 19 کی بابت تحریک پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میں مشیر خزانہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 36 کروڑ 92 لاکھ 16 ہزار 73 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاے کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2018 کے دوران بسلسلہ مد ”ہاؤسنگ اینڈ کمیونٹی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میدم چیئرمین:** مطالبه زر نمبر 19 کی بابت تحریک پیش ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 19 میں آغازی لیاقت علی، رکن اسمبلی اور جناب عبدالرجیم زیارتوال صاحب، قائد حزب اختلاف نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے چونکہ وہ اس وقت ہال میں موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ کٹ موشنمنڈا دی جاتی ہیں۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ آیا مطالبه زر نمبر 19 کو اس کی اصل حالت میں منظور کی جائے؟۔ مطالبه زر نمبر 19 منظور ہوا۔ ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 2017-2018ء منظور ہوا۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔ میزانیہ بابت مالی سال 19-2018ء پر بحثیت مجموعی عام بحث کا اعلان۔ اب جو نمبر اس پر بولنا چاہیں۔

**میر جان محمد خان جمالی:** سارے ہاؤس میں جذباتی ہو جاتے ہیں، ابھی تو ماشاء اللہ سارا رمضان بھی ہے، ساڑھے سات ماہ میرے بھائیوں کی حکومت تھی، چار ماہ کی آپ ذمہ دار ہیں، ان ضمنی چیزوں کی، اس پر یہ ناراض ہو رہے ہیں، جو بھی تھے انہوں نے دیکھا۔

**میدم چیئرپرنس:** نصراللہ زیرے بیٹھ کر کے بات مت کریں please۔

**میر جان محمد خان جمالی:** صرف سپاہی نظری وغیرہ، ٹھیک ہے ایک تو یہ بات تھی۔ دوسرا میں چاہتا ہوں اس ہاؤس کے سامنے یہ بات لاوں ہمارا صوبہ ہے جیسے سب کہتے ہیں conflict-zone، گذشتہ شب بھی بہت کار آمد آفیسرز ہمارے شہید ہو گئے کرنل سمیل عابد صاحب۔ ان کے ساتھ ہمارے اے ٹی ایف آفیسر شہید ہو گئے۔ ابھی دو پھر کو وہ بھی وفات کر گئے۔ دو اس وقت سخت زخمی ہیں۔ میں چاہتا ہوں پہلے بہت ہی کار آمد آفیسرز تھے ان کا کوئی میں بہت تعیناتی کا عرصہ بھی رہا۔ اور چاہتے ہیں کہ ان کے لئے دعا بھی ہو، ہم ان کو یاد بھی کریں۔

**میدم چیئرپرنس:** اس پر جماں صاحب دعا ہو بچی ہے۔

**میر جان محمد خان جمالی:** چلیں جی۔ اچھا کیا بہت اچھا کیا، یعنی کام ہے آپ لوگوں نے، اس ہاؤس، ہم اس وقت مینگ میں تھے پہنچ تو چل رہا تھا ہاؤس۔ دوبارہ نوٹس میں اسی حوالے سے لارہا تھا بہت شکریہ آپ کا، اس پر دعا کروادیجئے۔

(دعاۓ مغفرت کی گئی)

**میدم چیئرپرنس:** جی سرفراز صاحب۔

**میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر مکملہ داخلہ و قبائلی امور۔ جیل خانہ جات و پیڈی ایم اے):** میدم چیئرپرنس! آپ کی اجازت سے I want to add few comments regarding I کرنل سمیل شہید اور جو کل کا آپریشن ہوا تھا اس کے بارے میں۔ میدم اسپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ لشکر جہگوی کا جو یہاں پر head of the campaign بادیں اس کا نام تھا اور وہ بڑا ہی مطلب خطرناک قسم کا کمانڈر تھا اور اس نے بہت سارے ہزارہ killings میں اور پولیس کی killings میں اور بہت سارے سوسائٹی bombers میں اس کا بڑا کردار رہا۔ اور اس کی ایک lead officer میں کرنل سمیل اور ان کی ٹیم اور اے ٹی ایف کے ساتھ انہوں نے وہاں پر اس گھر میں raid کیا۔ اور فائرنگ کے تباہی میں دو دشمنوں کو ہلاک کر کے bombing کر کے suicide کر کے اپنے آپ کو اڑایا ہے۔ اور ایک جو ہے مارا گیا ہے۔ دو اس میں مارے گئے ہیں اور اس میں کرنل سمیل جو ہیں انہوں نے شہادت کا عظیم رتبہ جو ہے وہ پایا ہے۔ کرنل سمیل ہمارے ذاتی دوستوں میں بھی تھے۔ اور بلوچستان میں ایک حساس ادارے کے ڈپٹی کمانڈر بھی تھے۔ ان کا میں ذاتی زندگی کے حوالے سے بتاؤں کہ پچھلے دو مہینے سے وہ لگاتار روزے میں تھے۔ اور وہ نہایت ہی شفیق اور نیک انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔ اور یہ جو ایک پروپرگنڈہ for last one month, two months میں اس اسمبلی کے بھی

کچھ ممبر ان جلسوں میں جاتے ہیں، نصراللہ خان یہاں پر تشریف رکھتے ہیں، ان کو بھی میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے ان جلسوں میں اور ان نعروں کا جواب دیتے ہوئے ”کہ اس دہشتگردی کے پیچھے وردی ہے“ تو میرا یہ سوال بتتا ہے کہ اس دہشتگردی کے پیچھے وردی نہیں ہے اس دہشتگردی روکنے کے لئے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** میڈم چیئرپرسن! میرا self-explanation ہے۔  
**میڈم چیئرپرسن:** آپ نصراللہ زیرے! ایک منٹ میں آپ کو بولنے کی اجازت دونگی پہلے وہ بات complete کر لیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** دیکھو میر انام اُس نے لیا ہے۔  
**میڈم چیئرپرسن:** میں آپ کو بولنے کی اجازت بالکل دونگی میں آپ کو بولنے کی اجازت دونگی لیکن وہ بات complete کر لیں۔

**وزیر حکومہ داخلہ و قبائلی امور۔ جیل خانہ جات و پیڈی ایم اے:** ایک تو اس اسمبلی کا انہوں نے شاید آپ explanation کے، جب میں تقریر ختم کروں۔ جب self-explanation پر آپ کی باری آئیگی please بولیتے گا۔۔۔ (داخلت) میڈم چیئرپرسن! self-explanation پر جب ان کی باری آئیگی تو ان کو بولنے کا مکمل اختیار ہے۔ مکمل اختیار ہے آپ کو بولنے کا جب self-explanation پر میں ان کا نام لے رہا ہوں یہ آنراہیل ممبر ہیں۔ اس کا، اُس کا کہنا، یہ اسمبلی کا ایک ڈیکورم ہے۔ There must be ایک پارلیمنٹری لینگوژچ ہونا چاہیے۔ میں ایک بار پھر repeat کرتا ہوں کہ ان کو میں نے ان جلسوں میں دیکھا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** ہاں میں ہوں۔۔۔

**میڈم چیئرپرسن:** آپ please میٹھے کے بات نہیں کریں نصراللہ زیرے صاحب! آپ کو ظاہم دیا جائیگا۔  
**جناب نصراللہ خان زیرے:** آپ توہہت سے جگہ جاتے ہو میں نے کوئی اعتراض کیا ہے۔

**وزیر حکومہ داخلہ و قبائلی امور۔ جیل خانہ جات و پیڈی ایم اے:** آپ بیٹھیں ناں آپ اعتراض کر لیں میر اروزہ ہے میں اتنی بحث نہیں کر سکتا۔ لگتا نہیں ہے جس طرح مصطفیٰ خان ترین گالیاں دے رہے تھے سب سے پہلے تو میرا مطالبہ ہے کہ جو جوانہوں نے ادھر ہاؤس میں گالیاں لکی ہیں اور میڈم چیئرپرسن! آپ کے conduct پر جو اعتراض اٹھایا ہے میں اور حکومت کی جانب سے شدید الفاظ میں اُن کی مذمت کرتا ہوں اور اچھا ہے کہ یہ بائیکاٹ پر رہیں اگلے سارے اجلاسوں میں تاکہ سکون سے یا اجلاس چلتا رہے۔ اور ہمیں فخر ہے جس طرح آپ نے اس اسمبلی

conduct کیا ہے۔ آپ نے بہت بہترین طریقے سے۔ Being a Custodian of this House. میں اُس کو appreciate کرتا ہوں۔ میں from government side. دوبارہ اُسی topic پر آرہا ہوں کہ منظور پشتین بکواس کرتا ہے کہ اس دہشتگردی کے پیچھے وردي ہے۔ تو کیا دہشتگردی کے پیچھے وردي ہے جس طرح ایک کرنل نے کل اپنی جان دی ہے؟ کل جس طرح اے اُف کے ایک جوان نے اپنی جان دی ہے؟ سات کے قریب وہاں پر زخمی پڑے ہوئے ہیں انہوں نے کس کے لئے؟ ہمارے لئے میدم چیئر پرسن ہم تو آرام سے اپنی سحریوں کی تیاری کر رہے تھے ہم اپنے رمضان کی تیاری کر رہے ہوئے ہیں۔ اور آج وہ خاندان جو خون آلو دھرمی جو ہے اُن کے لئے تھی۔ اُن فیملیز پر کیا گزارہ وہ گا ان تین بچوں پر کیا گزری ہوگی اس ایک بیٹے پر ان کے کیا گزری ہوگی اُس بیوہ پر کیا گزرہ ہی ہوگی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو اس قسم کا پروپیگنڈہ ہے ”کہ دہشت گردی کے پیچھے وردي ہے۔ اُس کو بلوچستان کی اسمبلی نہ مت کرتی ہے۔ کئی بار پہلے کرچکی ہے اور آج اُس قربانی نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ اور پھر دوسرا مطالبه آغارضا صاحب کیونکہ یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اُن سے ہے۔ اور اُن کی کمیونی سے ہے، جلیلہ حیدر صاحب سے ہے کہ جس طرح انہوں sitting کیا تھا آج وہ دہشتگرد جنم واصل ہوا۔ جس نے ہمارے مخصوص ہزار ہوں کے گوداجاڑے ماڈل کے گوداجاڑے عورتوں کو بیوہ کیا بچوں کو بیتیں کیا آج وہ دہشتگرد اپنے۔ وہم نے still we are لیکن We paid a very bad price for that. اور ہم سمجھتے ہیں کہ آج وہ دہشت گرد جنم واصل ہوا۔ اور آج اللہ کے فضل و کرم سے بلوچستان میں جنہوں نے خون کی ہوئی کھیلی تھی۔ وہ اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ و تعالیٰ آئندہ بھی ہونگے۔ تو میرا ان سے بھی یہ مطالبہ ہے، اس ہال سے یہ مطالبہ ہے کہ ایک ریلی نکنی چاہیے اس خاص طور پر ہزارہ بار دری کی طرف سے کہ آج جنہوں نے اُن کو شہید کیا آج وہ اپنے انجام کو پہنچے ہیں۔ تو ہمیں یہ اپنا جائزہ کرنا چاہیے کہ ہم اپنے فورسز کے ساتھ ہیں۔ آخر میں ایک بار پھر میں کرنل سہیل کو، اے اُف کے اس جوان کو آغاز نہار، اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرمائے اور اللہ تعالیٰ اُن کی شہادت کو قبول فرمائے اور ہمیں بحیثیت وزیر داخلہ اور بحیثیت ممبر اسنبلی ہمیں ان کی اس قربانی پر فخر ہے۔ فخر ہے گا۔ اور تادم قیامت تک انشاء اللہ و تعالیٰ فخر ہے گا۔ شکر یہ میدم چیئر پرسن۔

**میدم چیئر پرسن:** thank you اس میں، میں صرف آپ سے ایک وہ چاہوں گی کیونکہ میرے نوٹس میں آیا ہے کہ بلوچستان کے تمام سیکریٹریز اور آفیسرز جو ہیں وہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس سے علامتی بائیکاٹ پر ہیں۔ میں چاہوں گی اگر حکومت اس کو takeup کر لیں، جی آغا صاحب۔

**آغا سید محمد رضا (صوبائی وزیر):** اَنَّ اللَّهَ وَإِنَا إِلَيْهِ رَاجِحُونَ۔ بیٹک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کے اور لوٹ کر جانا ہے لیکن دو صورتیں ہوتی ہے اس میں جیسے کہ کل رات دہشت گرد جہنم واصل ہوئے اور پھر ہمارے ہیروز جنہوں نے جام شہادت نوش کیا کرنل سہیل صاحب اور پھر اس میں آغا نثار، ابھی تھوڑی دیر پہلے شہید ہوئے ہیں میں اُن کو سلام پیش کرتا ہوں دہشت گردی کے عفریت نے جس طرح سے ہمارے پورے ڈلن کو پھر خصوصاً ہمارے بلوچستان کو اور پھر اس پیشی شیعہ ہزارہ کو اس عفریت نے جتنا فقصان پہنچایا وہ الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ شاید ہم number-count کر سکیں لوگوں کے لیکن بے تحاشہ جواز یتیں اٹھائی ہیں اس قوم نے، وہ اُس کی تلافسی ناممکن ہے۔ اس عفریت نے ہمارے جوان، ہمارے شوؤڈمنس، ہمارے کاروباری حضرات، ہمارے فوجی، ہمارے پولیس آفیسرز اور جوان۔ اور اسی طرح سے ایف سی کے جوان اور آفیسرز ہم چھینے۔ اس راہ میں جنہوں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں، دہشتگردی اور دہشتگردانہ کارروائیوں کے نشانہ جو بنے ہیں، چاہے وہ وردی میں ہوں چاہے بغیر وردی کے ہوں، چاہے سولیین ہوں چاہے وہ in the line of duty ہوں۔ میں اُن سب کو سلام اور خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اور اُن ماوں کو میں سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس انداز میں اس طرح سے اپنے بچوں کی تربیت کی کہ وہ قوم کے محافظین ناں کے قوم کی جان لینے اور معصوم لوگوں کی جانوں سے کھلینے کے درپے جو ہیں ان کی طرح انہوں نے اپنے بچوں کی تربیت نہیں کی۔ میں ایک چیز بتاتا چلوں سرفراز بھائی کو کہ انہوں نے ابھی نام لئے ہماری تحریک اور ہماری sitting جو تھی وہ دو حوالوں سے تھی میں نے بار بار اس بات کی طرف اشارہ بھی کیا اور اس کی وضاحت میں نے کی ہے پہلے تو یہ کہ ہم اپنے شہدا کے لا حلقین کے ساتھ جو بھی ان کا مطالبہ ہوتا ہے ہمیشہ سے ہمارا بھی بحیثیت ایک نمائندے کے بحیثیت ہمارے پارٹی ایم ڈیلیوایم کی جو پاکستان بھر کی ایک جماعت ہے، ہم ہمیشہ مظلوم کے ساتھ دیتے آئے ہیں اور دیتے رہیں گے انشاء اللہ۔ دوسری بات یہ تھی کہ ہم نے اپنے اوپر سے ایک بہت بڑا الزام جو کہ ہمارے اوپر تھونپا جا رہا ہے ”کہ یہ ریاست کے دشمن ہیں“۔ خداخواستہ ”اور یہ پاکستان مختلف قوتوں کے ساتھ ہیں“۔ میں ذاتی طور پر ہماری پارٹی ذاتی طور پر اس لئے نکلی تھی باہر کہ ہم ان ساری افواہوں کا ان پر و پیگنڈوں کا ہم ازالہ کر سکیں۔ ایک طرف ہم شہید دیں۔ ایک طرف ہمار خون بہے۔ دوسری طرف ہم یہ ازالہ بھی اپنے سر لیں کہ ہم پاکستان کے دشمنوں کے ساتھ ہیں یا جو پاکستان مختلف نعرے لگا رہے ہیں، خداخواستہ ہم ان کے بھی ساتھ ہیں۔ ہمارا جینا ہمارا ناپاکستان کے ساتھ ہے ہمار دنیا کی کسی بھی دوسرے ملک کے ساتھ نہ کوئی رابطہ کوئی ناطر رہا ہے ہے نہ ہی ہوگا انشاء اللہ ہمارا جینا مرنا اسی سرز میں پر ہے اور ہم اپنی ریاست کا مطلب بھی جانتے ہیں اور اس کی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں اور یہ کہ جو بھی اس راہ میں اپنی جان قربان جنہوں نے کی ہیں اور جو قربانی دینے

جار ہے ہیں اور قربانی دینگے ظاہر ہے اس عفریت سے اتنی آسانی ہماری جان چھوٹنے والی نہیں ہے۔ میں ان سب کو سلام پیش کرتا ہوں وہی قوتیں ہیں قرآن کی رُو سے بھی حدیث کی رُو سے بھی کہ ایک حق پر قائم اور ایک باطل پر حق پر جو بھی قوتیں ہیں جو بھی ان دہشت گردوں ان تفرقی گروہوں کے خلاف برس پیکار ہیں چاہے وہ کل رات آپریشن کی صورت میں ہو چاہے وہ اپنے دکانوں اپنے روزگار چاہے وہ سکولوں کا جوں میں پڑھنے کی صورت پر جو جو لوگ استقامت دھائے ہوئے ہیں میں ان سب کو سلام کرتا ہوں اور ایک مرتبہ پھر دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حضور کے پور و دگار ہم سب کو اپنے رحمت سے نوازے اور جو اس راہ میں شہید ہوئے ہیں ان کے درجات بلند کرے۔

**میڈم چیئریسون:** جی سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب۔

وزیر مکملہ داغلہ و قبائلی امور۔ جیل خانہ جات و پیڈی ایم اے:  
I want to say something about him, If you also allow me Sardar Sahib with due request to  
the Chair.

**میڈم چیئرپرنس:** جی. جی آپ please explain کر دیکھئے۔

وزیر مکملہ داخلہ و قبائلی امور۔ جیل خانہ جات و پیڈی ایم اے: Madam Chairperson let me confess کہ مجھ سے غلطی ہوئی اور بڑا آدمی وہ ہوتا ہے جو اپنی غلطی تسلیم کرتا ہے۔ میری وجہ سے اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہیں، میں اُس شخص سے اور اپنے سینئر دوست جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں میں اس سے معافی کا طلب گار ہوں اور اس کا مقصد۔ اور ظاہر ہے ہمارا بھی تھوڑا استحقاق ہوتا ہے اور ہم سے تھوڑا لگلہ بھی سن لیں۔ وہ بھی میں کیونکہ بڑا ہوں وہ چھوٹا ہے تو میں وہ گلہ یہاں پر نہیں کرتا ہوں۔ تو میں خود اپنے اس پر اور میر خالد لانگو جو چونکہ میرا دوست ہے اور میرا بھائی ہے۔ تو انہوں نے بھی جو کیا میں ان کی طرف سے معافی مانگتا ہوں اس سے جس کی بھی دل آزاری ہوئی ہے۔ ویسے بھی رمضان کا مہینہ ہے ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور اونچ نیچ اور یہ برلن آپس میں گھر کے ٹکراتے رہتے ہیں۔ So once again I am really sorry for my act. last time for four and half years we were working together. کبھی نہیں ہوا ہے I There is a reason behind that. But I would not want to discuss that reason here. جو سینئر دوستوں نے اگر کسی نے پوچھا، مجھ سے تو بازی صاحب بیٹھے ہیں، بزاور صاحب بیٹھے ہیں، باقی دوست بیٹھے ہیں، قمر صاحب بیٹھے ہیں، اگر انہوں نے یوچھا تو میں بتاؤں گا ضرور۔

**میدم چیئرپرسن:** -thank you

وزیر یحکمہ داخلہ و قائمی امور، جیل خانہ جا تو پی ڈی ایم اے: کچھ استحقاق ہمارا بھی ہے، میں نے پہلے تحریک استحقاق بھی لائی تھی۔ لیکن میں اُس کو بھی ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس بنا پر کہ یہ ہمارے دوست ہیں، ہمارے بھائی ہیں۔ ایک چیز کی وضاحت کرتا جاؤں۔ Without any threat because I don't believe i don't care from that. Just for in such things.

کہ میرے سے غلطی ہوئی ہے تو میرے سے غلطی ہوئی ہے تو میں اس کے لیے معافی مانگتا ہوں۔

**میدم چیئرپرسن:** بہت شکر یہ۔ اور یہ بہت اچھی روایت ہے، ہم سب اس کو appreciate کرتے ہیں۔ جی سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران:** شکر یہ میدم چیئرپرسن۔ سب سے پہلے تو میں condemn کروں گا جو آج دو تین ساتھیوں کا ہمارا ویا آپ کی چیئر کے ساتھ تھا۔ میدم چیئرپرسن! ہم بھی اپوزیشن میں پانچ سال رہے ہیں آج بھی ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں۔ ہم نے تو کبھی یہ بد تمیزی نہیں کی کسی کے ساتھ۔ خاص کر کے چیئر کے ساتھ یا خواتین کے ساتھ۔ جو آج جس زبان سے انہوں نے دو تین لوگوں نے اپنارو یہ دکھایا اور اپنی اوقات دکھائی۔ میں اوقات کہوں گا ان کے۔ بولنا زور زور سے، بکواس کرنا ہر ایک کو آتا ہے لیکن کچھ آدمی میں شرم ہوتی ہے، حیاء ہوتی ہے، خواتین ہوتی ہیں، پھر اس اسمبلی کا ایک de quorum ہے، ہم نے کبھی نہیں توڑا، انہوں نے۔ کل انہوں نے ہمارے 100% فنڈ کاٹے ہیں۔ آپ اس چیز کی گواہ ہیں ہمارے حضرات اس چیز کی گواہ ہیں۔ پہلے سال 100%， دوسرے سال 100%۔ ہم نے تو کبھی چھلانگ نہیں لگائیں۔ اور یہ کوئی روئی نہیں ہے روزہ ہر ایک کا ہوتا ہے۔ روزے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ آپ کسی کی ماں بہن کی دل آزاری کریں یا بے عزتی کریں۔ تو ان کو میں condemn کرتا ہوں، ان کے رویے کو۔ اور آپ کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں میدم چیئرپرسن۔ کہ آپ نے بڑے حوصلے سے اس اسمبلی کا اجلاس چلایا، اس ہاؤس کو چلایا۔ مطالبہ زر کی مظہوری دی۔ آپ مبارک باد کی مستحق ہیں، آئندہ بھی میں ان سے گزارش کروں گا چند دن ہیں ان کے، حوصلہ کر لیں۔ اگر یہ چار، پانچ سال اپوزیشن میں ہوتے پتھنیں یہ کیا کر لیتے، یہ چھت کو نیچے گرا دیتے۔ یہ تو ہم لوگوں کا حوصلہ ہے کہ ہم نے برداشت کیا انہوں نے جو زیادتیاں کی ہیں۔ آج میں کہتا ہوں، پہلے میں نے کبھی، سی ایم صاحب! مجھے سن لیں پلیز، سی ایم صاحب! مجھے سن لیں۔ میں نے کبھی نشاندہ نہیں کی آج میں نشاندہ کرتا ہوں کہ مجھے ناجائز کیسوں میں پانچ سال میں جیل میں بیٹھا ہوں اور جو زیادہ بول رہا تھا ناصر اللہ زیرے، پانچ سال سے عدالتون کا اشتہاری ہے۔ اور وہ

بعد میں بیرونی ملک بھی سفر کرتا رہا ہے۔ اور یہاں بھی میٹنگز کرتا رہا ہے۔ آج تک تو اُس کے سامنے کوئی نہیں گیا ہے۔ لیکن ہم نے نشاندہی نہیں کی۔ کیونکہ ہمارا colleague تھا لیکن آج انہوں نے بہت زیادہ زیادتی کی ہے یہ نہیں ہونی چاہیے، غلط ہے۔ قانون پھر سب کے لیے برابر ہو۔ اگر میں جیل میں بیٹھ سکتا ہوں تو نصر اللہ زیرے کیوں نہیں بیٹھ سکتا ہے۔ اُس کو بھی جیل میں جانا چاہیے تھا 302 direct کے قتل میں ہے، چون کی سیشن کو رٹ کاشتہاری ہے۔ ہم نے کبھی نشاندہی نہیں کی۔ لیکن آج میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ ان کے رویہ کی وجہ سے میدم چیز پر سن! آپ دل آزاری ہوئی ہے۔ میں آج غصے سے کہہ رہا ہوں۔ ہم نہیں چھینے، ہم نہیں روئے، ہمارے گھروں کی بے عزتیاں کرائی انہوں نے۔ چادر اور چہارو یاری کا تقدس پاماں کیا، ہم نہیں روئے۔ ہم نے جوانمردی سے، آج بھی پانچ سال ہو گئے ہم عدالت کو face کر رہے ہیں، ناجائز کیسوں میں۔ تو ان کو، ایک اور بجٹ ان کو فواز اگیا میں سی ایم صاحب کے پی ایس ڈی پی سامنے رکھتا ہوں کہ ان کو کتنا نوازا ہے اس پی ایس ڈی پی میں۔ اس کے باوجود کھاتے بھی جائیں روتے بھی جائیں۔ اب میں دوسرا طرف آتا ہوں میدم چیز پر سن جیسے ہمارے فاضل دوست نے کہا ”کفوج کی قربانیاں“۔ اور اُس کے لیے غلط قسم کے نفرے۔ کل بھی افواج پاکستان نے ثبوت دیا ہے کہ وہ اس دھرتی کے رکھوالے ہیں محافظ ہیں۔ رات کے واقعہ میں۔ ہم تو بڑے مزے سے مختلف قسم کی چیزیں کھا کر سحری کر رہے تھے۔ سلام پیش کرتا ہوں میں کرنل سمیل کی اہل خانہ کو، سلام پیش کرتا ہوں میں پشین کے آغا شاکر کو کہ انہوں نے اپنے بچوں کو، اپنے والدین کو اپنا خون پیش کیا سحری کے لیے۔ سلام میں پیش کرتا ہوں ان جیالوں کو جو آج موت اور زیست کی کشمکش میں ہسپتا لوں میں پڑے ہیں۔ ہماری حفاظت کرتے ہوئے اپنی جان کا نذر رانہ پیش کیا۔ اور زندگی اور موت کی کشمکش میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیا یہ محبت وطن نہیں ہیں؟ کون ان پر انگلی اٹھا سکتا ہے۔ میں سرخ سلام پیش کرتا ہوں ان شہداء کو جوان سے پہلے ہوئے ہیں یا آج یا ہمارے پولیس کے تھے یا ہمارے C.B.C کے تھے یا ہماری F.C کے تھے یا ہمارے آرمی کے تھے یا ہمارے لیویز کے تھے۔ میں سب کو سلام پیش کرتا ہوں۔ یا سولیمن ہمارے تھے۔ ان کو بھی اچھا لگتا ہے ان کو بھی اپنا خاندان اچھا لگتا ہے میدم چیز پر سن! کس کو اچھا نہیں لگتی ہے اپنی فیملی کی ساتھ بیٹھ کر میٹھی روٹی کھانے کو۔ وہ خون کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔ ہم ان کو کہتے ہیں دہشتگرد۔ افسوس، افسوس۔ ایک شخص اٹھتا ہے کہ جی دعوے کرتا ہے ”کہ جی فلاں دہشتگرد ہے“۔ دہشتگرد کا label گانا یا Anti-Pakistani section 6 میں جائے یہ دھرتی ان کے ایک ایک بوند سے ایک ایک بوند سے آبیاری ہوئی ہے اس دھرتی کی۔ اس صوبے کی آبیاری ہوئی ہے۔ اس صوبے میں کیا حالات تھے ان کو میں سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایک بوند ان

درختوں میں ڈال کر انکو پروان چڑھایا ہمارے اولادوں کو ہمارے بچوں کو ہمارے اسکولوں کو ہمارے کالجوں کو ہمارے بازاروں کو۔ تو میدم چیز پر سن! آخر میں میں اُنکے لیے دعائیں ہی کر سکتا ہوں باقی تو میں کیا کہوں، میرے وطن کے شہید و یادھر تی تمہیں سلام پیش کرتی ہے۔ thank you بہت شکر یہ۔

**میدم چیز پر سن:** بہت شکر یہ۔ جی ڈاکٹر رقیہ صاحبہ۔ ڈاکٹر رقیہ کو سن لیں اُس کے بعد آپ۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** میدم چیز پر سن! بہت بہت شکر یہ میں ایک خاتون ہونے کی حیثیت سے جو آج کارویہ ہمارے چیز کے خلاف ایک جس غیر مہذب طریقے سے ہمارے فاضل ممبران جس کو ہم عزت سے بھائی کہتے ہوئے مخاطب کرتے ہیں۔ جو آپ کے ٹیبل کے آگے آپ کے کرسی کے آگے جس انداز سے انہوں نے بیباک حرکت کی ہے ان پر مجھے سخت افسوس ہوتا ہے کہ انکے گھر میں بھی مائیں ہیں وہ بھی کسی کے شوہر ہیں۔ اگر انکے ساتھ یہ رو یہ غیر اخلاقی طور پر ان کے فیملی کے عورتوں کے ساتھ ہوا جائے تو وہ کیا سمجھیں گے اس پر۔ میں اس act کو condemn کرتی ہوں۔

**میدم چیز پر سن:** بہت شکر یہ۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ خزانہ:** دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گی میدم چیز پر سن کہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے کریں صاحب شہادت کے رتبہ پر پہنچے ہیں ہماری افواج پاکستان چاہے وہ کسی بھی وردی کے کسی بھی اس میں ہو، ان کو میں خراج تحسین پیش کرنا چاہو گی چونکہ میں خود بھی 8 سال میں نے بھی وردی میں ایم ایچ کوئنڈ میں میں نے بھی تقریباً 4 بچے میں نے پیدا کیا full term pregnancy تک، اُس وقت میں ایک افسر ہوتی تھی میں ایک عورت نہیں ہوتی تھی۔ وطن کی دفاع کے لیے مجھے خضدار جانا پڑا ہے ہیلی کا پڑیں۔ مجھے ڈوب بھی جانا پڑا۔ مجھ مستونگ۔ جہاں جہاں as a doctor casualties ہوتی ہے جان پڑتا تھا۔ تو اس وردی کے پیچھے کون ہے اس ملک کو سنبھالنے والے وردی ہیں میں اپنی ذاتی مثال پیش کرنا چاہتی ہوں کہ میں اپنے دودھ پیتے بچوں کو لے کر، ایک پیٹ میں میرے اور ایک میرے گود میں میں ہیلی کا پڑیں میں مختلف شہروں میں بلوچستان کے اپنے افواج کو دیکھنے کے لیے میں جاتی تھی۔ تو یہ کہنا کہ جس طرح تبصرے آج کل ہوتے ہیں کہ جی یہ سب کام کے پیچھے وردی ہے۔ تو وردی والوں کو عقل ہونی چاہیے وہ خود نشاندہی کر کے دیکھیں facebook بھرا ہے social media ہے اگر ہمارے اپنے پاکستانی، اپنے افواج پاکستان کے لیے social media پر اس قسم کی حرکات پیش کرتے ہیں تو انکو خود اس کا act strongly ہی لینا چاہیے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ ہمارے سرحدوں کے محافظ ہیں۔ ہمیں سنبھال رہے ہیں۔ کل کا یہ واقعہ ہوا میں سمجھتی ہوں کریں صاحب کو میں جانتی ہوں اللہ اس کو مغفرت کرے

وہ ایک مضبوط افسر تھے اپنے subject کے master تھے۔ تو ہمارے کوئی میں جس ردا فساد کے حصے میں وہ کام کر رہے تھے انوغراج تحسین پوری ٹیم کو دینا چاہوں گی۔ بلکہ تمام اسمبلی کی ممبران کو چاہوں گی کہ ان کے لیے ایک دفعہ پھر دعائے مغفرت کریں۔ اپنی افواج کے لیے دعا کریں کہ آئندہ اس قسم کی جو چیزیں ہوتی ہیں اللہ ان کو اپنے حفاظت میں رکھیں thank you very much

**میڈم چیرپرنس:** جی زمرک صاحب، بانو صاحبہ! اُس کے بعد آپ۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شگریہ چیرپرنس میں زذا آج کے اس ماحول پر تھوڑی سی بات کرتا ہوں۔ سردار صاحب نے بھی تفصیل سے بات کی جو آپ کے ساتھ جورو یا اپوزیشن والوں نے جو اختیار کیا تھا اور مجھے اس پر کچھ محسوس ہوا۔ جو آپ کو بھی مخاطب کیا حالانکہ آپ ہمارے بہن ہو۔ اور ہماری معاشرہ ہے قبائلی معاشرہ ہے ہمارا ladies کے عروتوں کے اپنے حیثیت ہوتی ہیں اسلام میں بھی اور ہمارے قبائلی معاشرے میں بھی۔ اس کی میں نہ مت کرتا ہوں۔ لیکن ایک بات ان کو کہیں دوں کہ آپ لوگوں کے یہ دل تو بہت بڑے ہونے چاہیے۔ یہ تو ایک چھٹا بجٹ تھا جو ہم نے پیش کیا وزیر اعلیٰ صاحب نے، ایک ہمیں اضافی ایک چیز مل گئی۔ لیکن پانچ سال کا جو کہانی ہے، اگر میں آپ کو بتا دوں کہ پانچ سال میں ہمارا مولا ن عبدالواسع صاحب ہمارے اپوزیشن لیدر تھے ہم یہاں پر 13 ممبر بیٹھتے تھے کبھی 8 کبھی 9 کبھی 10 جب حاضر ہوتے تھے۔ ہم نے نہ آج تک کٹ کت موشن لگایا۔ ایک جمہوری طریقے سے ہم نے انکی مخالفت کی اس بجٹ کی۔ جو پانچ سال انہوں نے پیش کیا۔

(خاموشی۔ اذان عصر)

**میڈم چیرپرنس:** جی زمرک صاحب۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** تو میڈم! پانچ سال بجٹ پیش ہوا 15-2014 میں میں مختصر آپ کو کہہ دوں کہ ہم اپوزیشن کو ایک روپیہ انہوں نے نہیں دیا۔ آپ جا کے ریکارڈ دیکھ لو ACS صاحب بیٹھے ہیں اُس پی اینڈ ڈی کا انکو کو کہہ دیں کہ ریکارڈ اٹھا کے دیکھ لے کیا انکوملا ہے۔ پھر جب 15-14-15-16، 16-17، 17-2016ء اور 2018ء یہاں تک آتے ہوئے کیا ہمیں دیتے تھے جیسے خیرات قسم کی انہوں نے ہمیں وہ حصہ دیتا تھا۔ اور پھر ان کو ریلیز کرنے میں ہم نے جو مصیبتیں ہمارے سامنے آتی تھیں ان کی پی اینڈ ڈی کا منسٹر نہیں جو ادھر بیٹھا اگر سامنے بیٹھے ہوتے تو ہم سامنے ان کو بات کرتے۔ وہ فالکلیں خود اپنے پاس رکھتے تھے پھر بھی ہم نے برداشت کیا۔ پھر بھی ہم نے جمہوری طریقوں سے انکا مقابلہ کیا ہم نے کبھی گالی نہیں دی اس اسمبلی میں۔ جب یہ لوگ ٹریئری پیپر میں بیٹھے ہوئے تھے پھر بھی انہوں نے ہم کو گالی اُس وقت بھی دی تھی۔ ہم نے دو دفعہ تین دفعہ ہم نے برداشت کی لیکن یہاں

نوبت آئی کہ ہم نے بھی، ہم بھی یہاں پر کوئی کسی سے کمزور نہیں ہے سارے قبلی معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں یہاں پر بلوچ، پشتون، ہزارہ، جو بھی ہیں قبلی معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں پر کس کو انہوں نے گالیاں دیں۔ میں تو کہتا ہوں میڈم اسپیکر کہ آپ ایک کمیٹی بناؤ، آپ اس کی جو ویڈیو جو بھی ہے وہ نکال کر کے جس نے بھی یہاں پر، چاہے وہ سردار ہوتا ہے یا جو ڈیشنٹرکرڈ ادھر 302 میں میرے کیس میں وہ ہے، ہم نے ابھی تک زمرک خان نے برداشت کیا ہے اس آدمی کو۔ ورنہ یہ اس اسمبلی میں بیٹھنہیں سکتا تھا۔ مجھے بھی اگر انہوں نے گالی دی، جس جس کو بھی گالی دی اگر ہم لوگوں میں کوئی شرم ہے تو ان کا مقابلہ، میں اکیلا کر سکتا ہوں۔ یہاں پر ان کو سردار ہونے کا حق بھی حاصل نہیں ہے۔ یہاں پر علماء ہمارے مولانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو گالیاں دے رہے ہیں اُس کو دے رہا ہے اُس کو دے رہا ہے، یہ کون ساطریقہ ہے؟ برداشت کرو، زبردستی کوئی چیز نہیں ہو سکتی ہے آپ زبردستی اس اسمبلی کو ختم کر سکتے ہو؟۔ آپ زبردستی اس بجٹ کو ختم کر سکتے ہو؟۔ آپ نے پانچ سال مزے کیا آپ نے وہ کرپشن کیا، ہیئتھ بھی ان کا، ہیئتھ منسٹر نے کرپشن کیا۔ انہوں نے ایک اسٹنٹ کو ایک لاکھ میں ہزار، سترہ ہزار کی چیز کو ایک لاکھ میں میں ثابت کر سکتا ہوں۔ اربوں روپوں کے انہوں نے کرپشن کیا اپنے قلعہ عبداللہ میں۔ تربت میں۔ ہم لوگ ڈاکٹر مالک کے دور میں ایک مرتبہ چیف منسٹر ہاؤس گیا ہوں۔ ایک دفعہ۔ وہ بھی جھگڑا ہوا تھا۔ ہم چیف منسٹر ہاؤس ہی نہیں جاتے تھے ہم پر پابندی تھی۔ مولانا صاحب سے پوچھ لکھتی دفعہ آپ گئے ہو۔ تو یہ انکا ہم برداشت کرتے تھے۔ لیکن یہ رو یہ جوانہوں نے آج کیا ہے۔ آج جہوری طریقے سے بات کرو پنا احتجاج بھی ریکارڈ کرو پنا کٹ موشن پیش کر دو۔ اگر آپ کی اکثریت تھی تو پیش نہیں ہوگا اگر اکثریت تھی تو منظور ہو جائے گا۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں یا اس طرح نہیں ہے۔ اگر میں ویدیو سے آپ وہ کلب اٹھا لیں اگر انہوں نے ہمیں گالی دی میں اُس سردار، وہ نواب کو جو بھی یہاں پر بیٹھا ہے میں اُن کو کہتا ہوں میں نہیں چھوڑوں گا اُس کو۔ میں اُن کے خلاف جو بھی طریقہ کار تھا ہم اپنا کیں گے چاہے وہ قانونی ہو چاہے وہ چیف منسٹر کا ایک اچھا رو یہ تھا ان کو اپنے ساتھ چلنے کی لیکن یہ چلنے والے نہیں ہیں سی ایم صاحب۔ آپ کو پہلے یہ بتا دیا جب آپ گورنمنٹ میں تھے اُس وقت آپ کے ساتھ کیا کیا ان لوگوں نے۔ یہی جو آپ کے مسلم لیگ کے لوگ بیٹھے ہیں آپ کے (ق) لیگ کے بیٹھے ہوئے تھے۔ یہی نیشنل پارٹی، یہی پشتونخواں والوں نے کیا کیا تھا۔ ہم نے، اور نواب ثناء اللہ زہری صاحب آپ کے سامنے کریں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ فیصلے خود کرو اگر ان کے کہنے پر آپ نے فیصلے کیئے تو آپ کے مسئلے پیدا ہوں گے وہی مسئلہ پیدا ہوا۔

وہ ہمارا دوست ہے نواب شاء اللہ صاحب ہم اُس کی عزت کرتے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ لیکن جو طریقہ انہوں نے آج اپنایا ہے اس لیے آپ کمیٹی بنائیں ایک گورنمنٹ کی طرف سے آپ اُس کی وہ ویڈیو کلپ وہ نکال دیں کہ یہ جو اگر آپ کارروائی نہیں کرو گے تو یہ جو ہے یہ اسمبلی پھر یہاں پر مسئلے پیدا ہوں گے۔ یہاں کے ان کے زیارتوال صاحب تھے یہ خود یہ اقرار کرتا تھا کہ جی ہم نے اس اسمبلی کو خوبصورت اور جمہوری طریقے سے چلانا ہی، جب پہلے ہم بات کرتے تھے۔ ہمیں یہ نصیحت کرتے تھے۔ وہاں بیٹھے ہوئے ہمیں نصیحت کرتے تھے آج میں زیارتوال صاحب آپ کو کہہ رہا ہوں کہ اب اپنے ان باتوں کو تو کم از کم یاد کرو جب آپ ہمیں نصیحت کرتے تھے کہ زمرک خان یا مولانا صاحب آپ تھوڑا نرمی سے بات کریں۔ آج یہ لوگ کس طریقے سے گالیاں، ایسے بے ضمیر، بے ضمیر پتہ نہیں یہ بے ضمیر کون ہے وہ خود ہے اپنے گریبان میں دیکھ لے۔ پھر ان کو پتہ چل جائے گا کہ کر پڑ کون ہے بے ضمیر کون ہے۔ اور گالی کے حقدار کون ہے۔ تو اس کی میں نہ مدت کرتا ہوں۔ اور اس پر جو بھی قانونی طریقہ ہو آپ سیکرٹری اسمبلی سے پوچھ لیں جو بھی اس طرح کے معاملات اسمبلی میں آتے ہیں اُس کی تحقیقات کیسے ہوتے ہیں۔ ورنہ یہ مسئلے پھر ہم خود اپنے قبائلی طریقے سے حل کر سکتے ہیں۔ ہمیں کوئی یہاں پر نہ میں کسی کو گالی دے سکتا ہوں نہ کوئی مجھے گالی دے سکتا ہے۔ نہ میری گالی کوئی برداشت کرے گا نہ میں کسی کی گالی برداشت کروں گا۔ اگر ہم اس گالیوں میں آئے تو ہم اسکا جواب پھر دیں گے نہیں تو قانونی کارروائی ہونی چاہیے۔ اور اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی ہونی چاہئے۔ جتنے اجلاس ہو رہے ہیں اس میں آپ ہمیں بتا دیں۔ شکر یہ۔

**میدم چیئرپرنس:** جی بانو صاحبہ۔

**محترمہ حسن بانو:** بہت شکر یہ میدم چیئرپرنس صاحبہ۔ آج جو یہاں پر پشتوخوا نے کیا جو آپ کے ساتھ کیا اور میرے جو ممبر ہیں مولوی صاحب اُن کو انہوں نے دھکا دیا اور اُن کو گالیاں بکی ہیں۔ تو اُن کو یہ بتانا ہے کہ دھکا دینا ہمیں بھی آتا ہے گالیا دینا ہمیں بھی آتے ہیں اور میں آپ کے ظرف کو سلام کرتی ہوں کہ آپ نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ آپ واقعی بلوچستان کے باسی ہیں۔ اور یہ سوچ رہی ہوں کہ اگر میں آپ کی جگہ ہوتی تو میرے سامنے جو بھی چیز ہوتی جوتے سمیت شاید میں اُنکے منہ پر دے مارتی ایک گالی کی بجائے میں انکو دس گالیاں دیتی لیکن آپ کے عزت کو میں سلام پیش کرتی ہوں کہ آپ نے بہت اچھے اور دیدہ دلیری سے اور بہادری سے ایک بلوچستان کی بیٹی بن کے دکھایا اگر آپ پنجابی کی بیٹی بھی ہیں تو ہماری بیٹی ہیں اور اگر آپ پنجابی کی بہن بھی ہیں تو ہماری بہن ہیں اور آج آپ نے یہ ثابت کر کے دکھایا کہ آپ ہمارے بلوچستان کے باسی ہیں۔ اور وہ زمرک صاحب کی بات کو میں لے کر کے آگے چلتی ہوں کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں انہوں نے ہمارے ممبر کو دھکا دیا اس بات پر مجھے شدید طیش اور

غصہ آیا لیکن میں برداشت کر گئی آگے یہاں پر میں یہ کہہ دوں کہ اگر میں عورت نہیں ہوتی تو مصطفیٰ ترین کو دھکے کا بھر پور جواب ملتا۔ لیکن میں خاموش بیٹھی رہی۔ اور دیکھا اور میں یہ کہتی ہوں کہ یہاں پر آج جو ہوا ہے اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے اور اسکو دکھایا جائے کہ جس کا قانونی کارروائی ہو وہ کی جائے اور ہم بھی کسی معمولی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہم نے اُسکا جواب پتھر سے دینا جانتے ہیں۔

**میدم چیئرپرنس:** شکریہ۔ جی کریم نو شیر وانی صاحب۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی:** شکریہ میدم۔ سُم اللہ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے با برکت نام سے جو بڑا مہربانی اور رحم کرنے والا ہے۔ میدم! جو آج اس اسمبلی کے اندر جو ٹوپی ڈرامہ ہوا تھا اور ساتھ گالی و گلوچ ہوا تھا بلوچستان کے روایات بلوچستان کی کلچر بلوچستان کی ثقافت اور اس صوبے کا ایک روایت ہے یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اپوزیشن کو چاہیے تھا کہ صبر و تحمل سے، اور جمہوری آداب سے جمہوریت یہ ہے کہ جیسا اور جیسے دو۔ آپ لوگ بھی جیسا اور دوسروں کو بھی جیسے دو۔ مگر بدقتی میں جو ٹوپی ڈرامہ کے ساتھ ساتھ گالی و گلوچ تک پہنچا یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ ان کے اندر معزز اکیں سردار بھی تھے۔ معتبر بھی تھے۔ قومی بندے بھی تھے۔ اگر اس ایک عورت کا عزت نہیں کریں اللہ تعالیٰ اس پر کیا سمجھ گیا اُس بندے پر حرم نہیں کرتا ہے جو دوسرے پر حرم نہیں کرے۔ آپ نے جو آج مظاہرہ کیا صبر و تحمل کا اللہ تعالیٰ اس کا اجر آپ کو دے گا۔ میں اپنے ساتھیوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ ساڑھے چار سال تک آپ نے جو کچھ کیا یہاں تک کہ میرے اپنے علاقے کا آپ اس طرح ٹرانسفر ہوئے، فنڈ زیرے روکے گئے، کافی حد تک ہم پر ظلم ڈھایا گیا۔ پھر بھی اس کے باوجود ہم نے جمہوری آداب کے تحت اور جمہوری روایات کو برقرار رکھ کر اسمبلی کے اندر احتجاج کیا اور باہر بھی احتجاج کیا کہ خدارا آپ اگر جیتے ہو تو ہمیں بھی جیسے دو یہ بلوچستان کی روایت ہے بلوچستان کی کلچر ہے بلوچستان کی ثقافت ہے۔ مگر آج جو ڈرامہ رچایا گیا اس دفعہ ٹوپی ڈرامہ یہ منافی ہے بلوچستان کلچر، ثقافت اور روایات کا۔ ان کو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ ہمارے بھائی اور ساتھی ہیں ساڑھے چار سال ہم نے صبر کیا آپ لوگوں نے تھال کے اندر کھایا ہم نے پلیٹ پر گزارہ کیا پھر بھی ہم نے آج تک بات نہیں کی کہ کیوں آپ تھال میں کھا رہے ہو اور ہم پلیٹ پر وہی حقوق آپ کے ہیں آپ کے علاقے کے ہیں آپ کے عوام کا ہے وہی حقوق ہمارے ہیں ہم نے آپ سے زیادہ قربانیاں دی ہیں، ہم نے ایٹھی بم کو ہم نے اپنے سینے میں دھما کہ کروایا۔ راسکوہ سرز میں پر۔ جو کہ خاران پر واقع ہے۔ چاغی پر وہ اُس وقت نواز شریف صاحب اُس کا ایم این اے جو تھا سنجرانی، وہاں سے چاغی جو ہے ناں ایک سوکلومیٹر ہے اور خاران جو ہے ناں وہاں سے پندرہ کلومیٹر ہے۔ بارہ ہزار گھر ہم نے راسکوہ کے اندر سے جو سیٹل تھے، رہائش پذیر تھے باہر ہزار گھر ہم نے راسکوہ سے مجھے کو رکمانڈ نے بُلا کر مجھے کہتا ہے

کہ نکال دنو شیر و افی ان کو۔ آج تک خاران ٹاؤن میں سیٹل ہیں وہ لوگ۔ ہم نے قربانیاں آپ سے زیادہ دی ہیں۔ پاکستان کی تاریخ کو اگر دیکھا جائے بلوچستان، برٹش بلوچستان تھا یہاں پر انگریز رہتے تھے۔ بلوچستان اصل جو کیا تھا کچلاک سے ژوب اور پشین تک لکپاس سے گوارا اور جیونی تک وہ بلوچستان تھا۔ پھر بھی ہم نے قربانیاں جو دیں جب 1947ء میں پاکستان وجود میں آیا قائد اعظم کراچی میں تشریف لائے خان صاحب تھا اُس وقت اسٹیٹ کے سربراہ خان آف قلات، بیگی بیٹلر جو انگریزوں نے اُس کو اُس وقت خطاب دیا تھا۔ وہ بیگی بیٹلر تھا اُس وقت بلوچستان کا۔ چار اسٹیٹ تھے قلات اسٹیٹ جس کا سربراہ خان احمد یار خان بیگی بیٹلر تھا خاران اسٹیٹ کا نواب حبیب اللہ خان جس کا کرنی تھا جس کا افواج تھے سب کچھ اُس کا تھا۔ اور یہ اسٹیٹ جام غلام قادر اور ولد جام غلام محمد۔ اُس کا اسٹیٹ تھا اُس کا مالک تھا۔ اور مکران کا نواب بھائی خان۔ جو کہ اُس کا اپنا سمجھ گیا اسٹیٹ تھا۔ جب قائد اعظم یہاں تشریف لائے تو خان صاحب نے کہا کہ میں پاکستان میں شامل نہیں ہوتا ہوں۔ سب سے پہلے جام آف سیبلی جام غلام قادر اور نواب آف خاران نے مل کر پاکستان میں شامل ہو گئے پھر خان صاحب نے قائد اعظم کو بُلا کر سونے سے اُسے تولا گیا، سونے سے۔ ہمارے تاریخ بلوچستان کا، ہمارا اُس سر زمین سے تلقن ہے جو وفادار ہے پاکستان کا۔ مگر بدقتی میں اس ملک میں ایک چیز ہم نے نوٹ کیا جس کے زبان پر پاکستان لکھا ہوتا ہے اُس کو ادھر بٹھاتے ہیں ادھر۔ جس کے دل میں پاکستان لکھا ہوتا ہے اُس کو ٹھڈا مارتے ہیں لیکن پھر بھی سمجھ گیا ہمیں پتہ ہے کہ ساڑھے چار سال ہم پر کتنا ظلم ڈھایا گیا لیکن ہم نے بات نہیں کی کہ ہم پر کیوں ظلم ہے۔ جمہوریت ہے ٹھیک ہے جب ہمارا نمبر آئے گا برداشت کرو آپ۔ آپ نے ساڑھے چار سال تھال میں کھایا ہم نے پلیٹ میں پھر بھی ہم نے گزارہ کیا آپ ہمارے بھائی ہیں پھر بھی ہم آئیں گے پچاسی سے آرہے ہیں ہم اسمبلی میں۔ لیکن آج جو ڈرامہ رچایا گیا ہو آج انہوں نے جو الفاظ آپ کے خلاف اسمبلی کے ممبران کے خلاف استعمال کی وہ تاریخ میں رقم ہوتی ہے۔ میدم چیز پر سن! ہمیں تو افسوس ہے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی افسوس ہے کہ جو کل کا واقعہ جو کرنل سہیل اور اسکے ساتھیوں کے ساتھ پیش آیا ہے ہوئی چاہیئے تھے دہشتگردی نے اس ملک کو ہوکھلا کر دیا میں خراج تحسین آرمی اور الیف سی اور پولیس اور لیویز کو جو اس وقت ملک کی دفاع کر رہے ہیں۔ ہم تو سیاستدان کری کے پیاری ہیں۔ ہم نے کہاں اُن کا دفاع کیا۔ ہم تو صرف اور صرف ذاتی ذات کا دفاع کرتے ہیں۔ بینک بیلننس بناتے ہیں۔ اپنا جائزیاں بناتے ہیں آج اگر کسی ایم آئی نی اگر تشکیل دو وزیر اعلیٰ صاحب کو چاہئے کہسی ایم آئی نی تشکیل دیں اور انکو اسری تشکیل دیں کہ کیا کیا نہیں ہوا ہے اس ساڑھے چار سالوں میں۔ اربوں روپے لوٹے گئے ہیں۔ ہم نے تو پھر بھی اُس بجٹ کے اندر گزارہ کیا اور آج بھی اُسی پلیٹ پر۔ کیونکہ ہم ملک کے وفادار ہیں اور میں اُن اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں خصوصاً اداروں کو

کہوں گا کہ حرکت میں آئیں اگر پاکستان کو بچانا چاہتے ہو سیاستدانوں پر بھروسہ نہیں کریں سیاستدانوں نے ملک کو کیا دیا سیاستدانوں نے تمہارے ملک کو دلخت کر دیا۔ دلخت ہو گیا سیاستدانوں سے۔ ہم نے آج تک ملک کے لئے نہیں سوچا ہے ذات کے لیے سوچا ہے جب بھی اقتدار میں آتے ہیں ذات کے لئے سوچتے ہیں۔

**میڈم چیئرمین:** بہت شکر یہ کریم نوشیر والی صاحب۔

**میر عبدالکریم نوشیر والی:** بلوچستان پاکندہ بات۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** یہ سیاستدانوں کو اور اپنے آپ کو گالی کسی اور کو خوش کرنے کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔  
ہنچک عزت ہے۔

**میڈم چیئرمین:** جی بالکل آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** مہربانی کر کے آئندہ ایسا نہیں بولے کوئی بھی نہیں بولے۔

**میڈم چیئرمین:** جی آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، آپ سب سے پہلے اپنی عزت خود کریں گے تو تب کوئی کرے گا۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل:** یہ بے عزت آدمی ہے یہ اس طرح کی بتیں کرتا ہے، عزت نہیں ہے، اگر وہ سیاستدان ہے غدار ہے وہ ہو گا ہم نہیں ہیں۔ ہماری اپنی وقار ہے۔ اداروں کی ہم بھی قدر کرتے ہیں۔ لیکن کسی کو خوش کرنے کے لئے اپنے آپ کو گالی نہیں دینی چاہئے۔

**میڈم چیئرمین:** جی بہت مہربانی آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ جی اونیٹہ صاحب۔ یہ اونیٹہ صاحب کا ذرا پوائنٹ لے لیں۔

جی زمرک صاحب اگر اونیٹہ صاحب ایک منٹ بات کر لیں اُسکے بعد میں فلور آپ کو دے دیتی ہوں۔

**انجینئر زمرک خان اچھزی:** یہ روز کامیں بات کروں گا۔ یہ ایک روں ہے 204 ہمارے جو قواعد و انصباط کا رہے میں اگر آپ کو اس کے تحت آپ اگر کسی رکن سے پوچھنا چاہیں تو اُسکیں یہ ہے کہ اسپیکر اگر ضروری خیال کرے تو کسی ایسے رکن کا نام لیکر کے اُسکی نشاندہی کر سکتا ہے جو اسپیکر کے احکامات کی خلاف ورزی کر رہا ہو یا اسمبلی کی کاروانی میں مسلسل اور قصد ادا کا وہ ڈال کر قواعد نہدا کا بے جا استعمال کر رہا ہو۔ اسپیکر اگر کسی رکن کا نام لے تو وہ اسمبلی میں فی الفور یہ سوال پیش کرے گا کہ رکن جس کا نام لیا گیا ہے کو اتنے عرصے کے لئے اسمبلی کی خدمات سے معطل کر دیا جائے۔ جو کہ اجلاس کی باقی ماندہ مدت سے زاید نہ ہو۔ یہ آپ اُس کو کر سکتے ہو جو آج کا جو یہ ڈرامہ ہوا اگر آپ کرنا چاہیں اور نام بھی اگر آپ پوچھنا چاہیں تو ہم لوگوں سے پوچھ سکتے ہیں ابھی آپ اپنا بتا دیں کہ ہم لوگ کیا کریں اس کے متعلق جو انہوں نے یہاں پر کیا ہے۔ نام کون لے گا اسپیکر اجازت دے گا تو نام لیں گے۔ اگر وہ ان پر

کارروائی کر سکتی ہے تو نام لیں گے اگر آپ محظی نہیں کر سکتے ہو تو نام لینا کا پھر آپ کو اپنے طریقے سے کرنا ہیں۔

**میدم چیئرمیٹر پرنس:** آپ کا بہت شکریہ۔ اس وقت اعیانہ صاحب جی۔

**محترمہ اعیانہ عرفان:** Thank you Madam! آج جو اپوزیشن کارروائی بہاں پر دیکھا گیا ہے۔ اور جو نازیبا الفاظ جو انہوں نے بہاں استعمال کئے ہیں، میں ان کو strongly condemn کرتی ہوں۔ اور آپ کے patience کو appreciate کرتی ہوں۔ کہ آپ نے سب کچھ کو برداشت کیا۔ میں سمجھتی ہوں۔ یہ صرف آپ ایک عورت کی نہیں بلکہ تمام عورتوں کی بے عزتی تھی۔ اور اس چیز کا جواب ضرور دینا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس ایوان کے تقاض کو بھی پامال کیا گیا ہے۔ ہم جو بہاں پر بیٹھتے ہیں وہ اپنی اپنی قوم کو اپنے جگہ کو represent کرتے ہیں۔ اور اس قسم کارروائی آگے کیا پیغام پہنچاتا ہے، یہ آپ بخوبی سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس چیز کو lightly نہیں لینا چاہیے۔ اور جس طرح زمر ک بھائی کہہ رہے ہیں اس پر ضرور ایکشن ہونا چاہیے تاکہ خواتین کی عزت جب ایوان میں ہی نہیں ہوگی تو باہر کس طرح لوگ ہمارے عزت کریں گے۔ تو اس چیز کو ہمیں دیکھنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ enforcement agencies کی جو کارکردگی تھی جو کل انہوں نے کام کیا ہے۔ وہ بہت قابل تعریف ہے۔ اور میں دعا گو ہوں کہ اس طرح brave نوجوان ہمیشہ ہماری فوج کا، ہماری پولیس کا حصہ بنے رہے ہیں جو کہ تعریف کے قابل ہیں، جن کے دلوں میں اپنے ملک کی عزت سے بڑھ کر پاکستان کے لئے قربان ہونے کیلئے سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔ بہت شکریہ۔

**میدم چیئرمیٹر پرنس:** thank you جی پرنس علی صاحب۔

**پرنس احمد علی احمد زئی (صوبائی وزیر):** یقیناً آج جو اس اسمبلی میں جو شور و غل اور جس قسم کارروائی اختیار کیا گیا وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور خاص طور پر میں میدم چیئرمیٹر پرنس آپ کی جو برداشت اور آپ کا patience طرح آپ نے یہ ساری چیزیں conduct کی ہے تو ہم سب اس چیز کو appreciate کرتے ہیں۔ آپ اس چیز میں آئیں بیٹھیں۔ اس پہلے ابھی اس چیز کو کسی نے indicate نہیں کیا لیکن میں کرنا چاہوں گا۔ کہ ایک رکن آپ کے کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا کہ وہ اسپیکر ہے، اور وہ custodian of the House ہے۔ اور باقاعدہ اُس کے ساتھی اُس کو جو ہے وہ یہ پر زور طریقے سے مزید اکسار ہے تھے کہ وہ اس کرسی پر بیٹھ رہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح article 204 کا ذکر ہوا، ان اراکین پر جنہوں نے لوف قسم کے الفاظ استعمال کئے، بلکہ اس کرسی پر آ کے غیر ضروری طور پر بیٹھ گیا۔ اُس پر بھی یہ کارروائی ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو واقعہ کل کا رونما ہوا ہے۔ اور ہماری جس طرح فوری سیز ہیں جس طرح وہ محنت کر رہی ہیں اور جس طرح ماحول کو پر امن بنانے

کیلئے، جو شہید ہوئے ہیں جنہوں نے جانوں کا نذر انہ پیش کیا ہے ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور یقین ہم conflict zone میں رہ رہے ہیں اور آئے دن یہ معاملات چل رہے ہیں۔ لیکن اس طرح کے واقعات دیکھتے ہیں کہ جب رمضان شروع ہو رہا ہے آج پہلا دن ہے روزے کا اور کہتے ہیں کہ روزہ ڈھال ہے ہم اپنی زبان پر اپنے ہر چیزوں پر قابوں کریں۔ لیکن یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا ہے کہاں یہ ہمارے لئے نہ ڈھال بن سکا۔ نہ ہمارے لئے کچھ کرسکا۔ کیونکہ یہ ہمارے اپنے اختیار میں ہے کہ ہم کس طرح اپنے آپ کو conduct کرتے ہیں۔ لیکن ہم patience کرتے ہیں کہ آپ نے آپ کو اور جس طرح آج کی کارروائی آپ نے چلائی۔ thank you.

**میڈم چیئرمین:** شکریہ۔ جی گیلو صاحب۔

**صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات:** thank you chairman Sahiba رات کا جو واقعہ ہوا ہے، جو ہمارے کرنل سہیل اور ATF کے آغاٹا شہید ہوئے۔ میں انکو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جیسے ہمارے بھٹی صاحب کہہ رہے تھے کہ وہ دوستی سے روزے میں تھے۔ اور ایک مذرا فیسر تھے۔ اور اُس نے اس ملک کے لئے قربانی دی۔ ہم اس ہاؤس کی طرف سے اُسکو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور دوسرا جو چیئرمین condem کرتا ہوں اس میں بھی ہمارے سارے colleagues ہیں، بھائی ہیں اور اکثر اُن میں سے اکثر سینئر ساتھی بھی ہیں۔ مجھے بہت آفسوس ہوا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ انکو یہ چیزیں نہیں کرنی چاہیے تھیں۔ اور جس طریقے سے اُن کا روایہ آپ کے خلاف اور جو آپ سے با تین کر رہے تھے۔ پھر اُس کے بعد میں نے بھی مداخلت کی کہ اُن کو ادھر ادھر کیا جائے جو ہمارے معاذ اللہ صاحب ہیں اُس کو دھکے دیئے گئے۔ میں اس کو بالکل condemn کرتا ہوں۔ آپ کے ساتھ رواز ہیں اُسی روانہ کی طبق 204 کے تحت آپ کا رواوی کریں، اور آئندہ یہ چیزیں نہیں ہونی چاہیے۔ میرے خیال میں یہ بلوچستان اسمبلی کے اپنے روایات ہیں اس سے پہلے بھی ایک دفعہ میرے خیال میں ایک واقعہ ہوا تھا جو اُس میں بد تمیزی اور گالی گلوچ ہوئی تھی۔ میرے خیال میں میں 30 سال سے اس اسمبلی میں ہوں یہاں پر آج تک ایسے واقعات نہیں ہوئے ہیں۔ اپنے ساتھیوں سے بھی وہ خواست کرتا ہوں کہ آئندہ براۓ مہربانی جو ہمارے بلوچ صوبہ ہے اس میں پشتون، برآہوئی ہمارے بلوچ اور جتنے بھی ہیں ہمیشہ ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔۔۔ (مداخلت) بلوچستان صوبہ نہیں تعصب والے ہم نہیں ہیں۔ تعصب والوں کو آپ خود جانتے ہیں جو تعصب پھیلاتے ہیں۔ ہم تعصب والے نہیں ہیں ہم آج تک بھائی چارے سے رہنا چاہتے

ہیں۔ تو محترمہ جو آج کا واقعہ ہوا۔ میں اس کو بالکل condemn کرتا ہوں۔

**میدم چیئرپرنس:** شکریہ۔ جی غلام دشمنگر بادینی۔

**حاجی غلام دشمنگر بادینی (صوبائی وزیر لوکل گورنمنٹ):** میدم چیئرپرنس! آج کا جو واقعہ ہوا ہے، بہت افسوسناک واقعہ ہے۔ اصل میں جو اپوزیشن جیسے ہمارے زمرے خان نے کہا ہے کہ اپوزیشن میں ہم نے بھی وقت گزار۔ اصل میں direct، میدم اسپیکر جو اپوزیشن میں آ جاتے ہیں وہ میرے خیال میں روایات کو جانتے ہیں۔ گورنمنٹ میں ساڑھے چار۔ ساڑھے چار سال گورنمنٹ رہ کے جو مزے اُڑائے۔ ساڑھے چار سال کے بعد جب ان کو اپوزیشن کا جو مینڈیٹ ملا ہے یہاں پر۔ تو انہوں نے آج ایسی حرکت کی۔ میں سلام پیش کرتا ہوں میں داد دیتا ہوں اور اس سے آپ کا حوصلہ، عزت میں اضافہ ہوا، انکا کم پڑا۔ وہ نرم ہڈی ان کو نظر آیا ہمارے مولانا صاحب۔ مولانا صاحب کو جو انہوں نے افسوس کیسا تھک کھانا پڑتا ہے یہ اسی بھی ہے یہاں میں کچھ سکھنے اور کچھ سکھانے کیلئے میرے خیال میں اگر یہاں پر انسان سیکھ بھی جاتا ہے اور سیکھا بھی جاتا ہے۔ اگر یہاں پر اس طرح کی حرکتیں کی جائیں تو بہت افسوس ہے۔ یہاں پر کوئی سردار کوئی نواب کوئی معتبر یہاں ہم ہاؤس میں آ جاتے ہیں as member ایم پی اے کے حیثیت سے آ جاتے ہیں یہاں پر اپنے قبائلی روایات کا احترام کرنا چاہیے۔ اصل میں افسوس یہ ہوا کہ یہ حکومت سے اپوزیشن میں ہے۔ تو انہوں نے یہ حرکت کی۔ بعد میں میدم اسپیکر جو بجٹ ہمارے CM صاحب یا ہمارے دوستوں نے۔ پہلے بھی بجٹ گزرے ہیں۔ پہلے بھی شاید چھٹا بجٹ کہوں گا۔ میدم اسپیکر! کسی کو کینسر ہسپتال یا بی ایم سی یا جو ہمارے سوں ہسپتال جو میگا پروجیکٹ میں جس کو کہہ سکتا ہوں کہ کینسر کے مریض یہاں سے لا ہو ریا کر اچی مطلب لوگ اپنے علاج و معافی کیلئے جاتے تھے۔ کوئی غریب میرے خیال میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔ شاید کوئی برداشت کرتا تھا وہ اپنا علاج وہاں پر کر سکتا تھا۔ تو یہ اپنا کریڈٹ بھی ہمارے میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کو جاتا ہے اور ٹیم کو ہماری جاتا ہے الحمد واللہ کہ یہاں پر کینسر ہسپتال شروع ہونے جا رہا ہے۔ تو اس سے ہمارے صوبے کے بلوچستان میں رہنے والے چاہے بلوج ہو، پیشوں ہو، ہزارہ ہو، پنجابی ہو جو بھی ہو، یہ سب کا ہوگا۔ آخر میں میدم اسپیکر! میں میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ 2015ء میں نے رشناں ڈویژن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کیا۔ کل اس کا نوٹیفیکیشن جاری ہو گیا۔ چاغی، خاران، نوشکی، واشک چار اضلاع پر نئے انتہائی اپنے چاروں اضلاع کے طرف سے وزیر اعلیٰ میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میدم اسپیکر! یہ چار اضلاع، میں صرف دو ڈسٹرکٹ کہوں گا کہ چاغی اور واشک کو آپ ملائیں تو یہ جو ہے خیر پشتو نخواسے بڑے ڈسٹرکٹ ہیں۔ تو ان کا ڈویژن بنابہت ضروری تھا۔ اور 2015ء میں ہمارے دو CM گزرے، وہ ہو سکتا تھا اس ثانیم بھی جو

ہے اُس کی منظوری ہو سکتی تھی لیکن یہ جو ہے عوامی نمائندگی کا ثبوت ہمارے وزیر اعلیٰ میر عبدالقدوس بزنجو صاحب نے دیا جو رختاں ڈویژن کا کل انہوں نے نوٹیفیکیشن جاری کیا۔ میں چاروں اضلاع کی طرف سے اُن کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ thank you.

**میدم چیرپرنس:** شکر یہ جعفر خان مندوخیل صاحب۔

**صوبائی وزیر زراعت و کوآپریٹوؤز:** سب سے پہلے میں چیف منستر صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ایڈ وائزر ٹوفالس، کہ انہوں نے ایک اچھا بجٹ پیش کیا۔ تھوڑی گڑبرڑ ہے اُس کو درست کرنے گے، گڑبرڑ ہم نے بھی محسوس کیا میں بولوں گا اپنے تقریر میں۔ کچھ لوگ زیادہ اختیار لے گئے ہیں۔ وہ تو خیر بعد میں اس پر discussion کریں گے۔ آج اسمبلی میں جونا خوشنگوار واقعہ ہوا ہے اس کو بھلا دیں۔ یہ بُرا ہوا ہے۔ ہمارے اسمبلی ایک روایات کی اسمبلی ہے۔ اور ہمیشہ ہم نے خیال رکھا ہے۔ اور آج جو ہوا ہے وہ میں سمجھتا ہوں بُرا ہوا ہے۔ especially آپ کے ساتھ وہ نہیں ہونا چاہیے۔ کل جو ہمارے شہیداء کرمل صاحب شہید ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ہمارے پلیس والے شہید ہوئے۔ یہ انہائی افسوسناک بات ہے اور انہائی غمزدہ ہم ہوئے ہیں کل شام کو ہم نیٹ پر پتہ چلا ہے۔ تو ان کے شہادت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کے بچوں کو دعا دیتا ہوں۔ اور چیف منستر صاحب کو بھی یہ کہتا ہوں کہ اس طرح کے دشمنوں میں یا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو جائیں انکو فوجی شہید کو ایک درجہ دیتے ہیں، پلیس یا سپاہی کو بھی اُسی لیوں پر کوئی درجہ دیکر کے اُن کی پسمندگان کو وہ اعزاز حاصل ہونا چاہیے۔

**میدم چیرپرنس:** بہت شکر یہ جعفر خان مندوخیل صاحب۔ جی لہڑی صاحب۔

**حاجی محمد خان لہڑی:** شکر یہ میدم چیرپرنس صاحبے۔ سب سے پہلے تو میں وزیر اعلیٰ صاحب اور مشیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جو انہوں نے ایک اچھا بجٹ پیش کیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کل رات ہمارے فوجی کرمل سمیل عابد صاحب اور دوسرا آغا شارج شہید ہوئے ہیں ان کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور اس کی ساتھ ساتھ جو آج ہمارے بلوچ اور پشتون کے جو روایات ہوتے ہیں اس کے علاوہ اگر کوئی کسی کے گھر میں ہی جائے شاید ایسے باتیں نہیں ہوں گے۔ یہاں بلوچستان کے اسمبلی میں ہوئے ہیں، آج ایک روایت کو توڑا گیا، بلوچ پشتون کا۔ اور ایک عورت پر پیپر پھاڑ کر یا اپنی کر پھینکنے لگئے تو یہ ہمارے روایات کے بھی خلاف ہے۔ میں انکو condemn کرتا ہوں۔ اور تاکہ آئندہ ہمارے اسمبلی میں ایسے واقعات نہ ہوں۔

**میدم چیرپرنس:** بہت شکر یہ۔ جی لیڈ راف دی ہاؤس میر عبدالقدوس بزنجو صاحب۔

**میر عبدالقدوس بزنجو (قائد ایوان):** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکر یہ میدم، آج جو ہم نے یہاں پر تماشا دیکھا

مجھے تو بہت افسوس ہو گیا کہ ہم بلوچستان ایک قبائلی معاشرہ ہیں یہاں پر respect اور اس ہاؤس کا تقدس بہت محترم مانا جاتا ہیں۔ لیکن آج دیکھ کے مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ میرے پاس words نہیں ہیں کہ میں کیا بتاؤں، زبان ہماری بھی ہیں ہم بات کر سکتے ہیں گالیاں ہم بھی دے سکتے ہیں لیکن ہمیں یہ تربیت نہیں دیا گیا جو انہوں نے ایک تھڑے والا، میں اب بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو انہوں نے language استعمال کیا وہ ہمارے معاشرے اور ہمارے ہاؤس کے اُس میں نہیں ہے۔ اپوزیشن کی بات کرتے ہیں پہلی دفعہ اپوزیشن گئے ہیں تو اب برداشت کرنا پڑے گا اور وہ دور بھی اپنے یاد کرے جو اپوزیشن کے ساتھ انہوں نے رو یہ رکھا تھا۔ اپوزیشن کے ممبرز کے علاقوں میں انہوں نے فنڈرز دینے کو اپنے لیے گناہ سمجھتے تھے، نہیں دیا۔ ہم نے وہ فنڈرز دیے، ان کے علاقوں میں جتنا گورنمنٹ کے اُس میں ہم نہیں چاہتے تھے کہ ہم ایسا قدم کریں کہ کل ہم ایک دوسرے کو آنکھ نہیں دکھاسکیں۔ یہ جب آئے تھے کہ بجٹ کے بارے میں بات کرنا ہیں، میں نے کہا departmental اسکیم جو ہم لارہے ہیں ہر علاقے کو اُتنا ہی اہمیت دے رہے ہیں جتنا کہ treasury benches کے دوستوں کے علاقے ہیں، ان کو اُتنا ہی دے رہے ہیں آپ کے علاقوں کو بھی اتنا ہی دینگے۔ ہم اس طرح کا کام نہیں کریں گے جو آپ لوگوں نے کیا۔ ہم نے وہ کام نہیں کیا الحمد للہ ہم نے بجٹ ایسے بنایا، وہ بجٹ اپنی جگہ پر، اپنی بات کر لیں۔ جب ان کو پہتہ چل گیا کہ یہاں پر گورنمنٹ میں ہے وہ اپنی cut motion pass کر سکتے ہیں وہ اپنا جو تحریک لا میں گے پاس کریں گے۔ اب انہوں نے شور شرابہ شروع کر دیا اور گالی گلوچ میں۔ میں میڈم آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ میڈم اسپیکر آپ رول 204 کو apply کریں کہ تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ ہم اس طرح کے اخلاق ہم اپنے ہاؤس میں، جس ہاؤس کو بہت محترم سمجھا جاتا ہے، لوگوں کو بہت توقعات اس ہاؤس سے ہیں۔ جس طرح انہوں نے behaviour اپنا ایک میڈم اسپیکر آپ کے سامنے انہوں نے جو سامنے لایا۔ میرے خیال میں یہ نہیں زیب نہیں دیتا ہے ہم اس طرح کے چیزوں کو وہ کرتے ہیں اگر زبان کی بات کرتے ہیں جتنا ان کے پاس زبان ہیں 8 بندوں کے پاس ہمارے پاس بیس بندے ہیں ہم گالی گلوچ کریں لیکن جب بھی ہم نے اس ہاؤس کے تقدس کو پامال نہیں کیا۔ ہم ہاؤس کے روایات اور رول کے مطابق چلیں۔ یہ کون سا قانون ہے کہ آپ اپنے بدمعاشی شروع کرو اپنے آپ کو ایسے سینہ نکال کے کہ وہ کرو کیا یہاں پر باقی ایسے بیٹھے ہوئے ہیں؟۔ میرے خیال میں یہ نہ کوئی رو یہ ہے نہ کوئی بات کرنے کا تمیز ہے، نہ کوئی اس طرح اگر ان کو تھڑے والا ہیں تو باہر جا کر تھڑے والا حرکت کریں یہاں پر اس طرح کے چیزیں میرے خیال میں نہ زیب دیتا ہے۔ آپ اس کو تختی سے وہ لے تاکہ آئینہ دہ اس طرح کوئی چیزیں ہاؤس میں اُس کی تقدس کو پامال نہیں کریں۔ اگر پامال کرے گا تو اُس کو سوچنا چاہیے کہ اُسکے ساتھ کیا ہو سکتا ہے۔ بہر حال ہم نے اچھے وقت گزارے

ہیں، یہ پانچ سال ایک اچھے ماحول میں گزارے ہیں۔ اپوزیشن میں جو جمعیت تھے اور زمرک خان تھے ایک طریقے سے انہوں نے پانچ سال اسمبلی میں اپوزیشن کا جو قراردار ادا کیا وہ تعریف کے قابل ہیں اور اپنے بات وہ فلور پر کہہ دیتے ہیں جو ان کے ساتھ نا انصافیاں ہوتے تھے، حالانکہ ان کے ساتھ یہ ہوتا تھا، ہم تو سامنے تھے، ایک روپے ان کے علاقوں میں نہیں دیا جاتا تھا پھر بھی انہوں نے کبھی اخلاق کے دائرے سے باہر ہوا کر انہوں نے بات نہیں کیا، اپنی فلور پر احتجاج کیا، اپنی بات کو فلور پر لایا۔ نہیں ہے کہ آپ اس طرح کریں۔ ہم نے آپ کو فنڈر بھی دیے آپ لوگوں کا احترام بھی کیا کہ بھائی آپ لوگوں کا احترام بھی کیا کہ بھائی آپ کے علاقے اُسی طرح ہمارے لیے محترم ہیں جو گورنمنٹ میں دوستوں کے علاقے ہیں۔ بہر حال پھر بھی مجھے بہت افسوس ہوا۔ ایک اور بات کل جو ہمارے ایک کرnel صاحب شہید ہوئے۔ کرنل سہیل صاحب شہید ہو گیا، اللہ پاک ان کی درجات کو بلند کرے۔ یہ وہ وردی ہیں جو بلوچستان اور پاکستان میں ہر جگہ دہشتگردی کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور اپنی جان کی نذر انہوں نے پیش کر رہے ہیں۔ جہاں پر جرل بھی انہوں نے اپنی جان کا نذر انہوں دہشتگردی کے خلاف لڑتے ہوئے انہوں نے پیش کیے۔ بریگیڈیر شہید ہوئے ہیں، کرنل شہید ہوئے ہیں، میجر شہید ہوئے ہیں، کینپن شہید ہوئے ہیں۔ جو بھی تکلیف ہوتا ہے دہشتگردی آتا ہے، ہم کہتے ہیں فوج آجائے، زلزلہ آتا ہے، ہم کہتے ہیں فوج مدد کرے سیالاب آجائی ہے، ہم کہتے ہیں فوج مدد کرے ہر چیز میں فوج ہیں۔ جب فوج سب کچھ ہماری لیے کر رہی ہیں۔ تو پھر بھی کہتے ہیں دہشتگردی کے پیچھے وردی ہیں۔ stage میں کھڑے ہو کر بکواس کرنا آسان ہے، stage میں بیٹھ کر بات کرنا آسان ہے، اپنی جان دینا بہت مشکل کام ہے۔ میں انکو یہ challenge کرتا ہوں کہ جب یہاں پر دہشتگردی کا ہر جگہ راج تھا، ہر جگہ لاشیں گر رہے تھے، بلوچ، پختان، مہاجر، سندھی ہر قسم کے لوگ مارے جا رہے تھے تو پھر کیوں ہم نہیں اٹھے ہم بھی پاکستان کے سپاہی یعنی صرف فوج کا نہیں ہے کہ یہ ذمہ داری صرف اُس کا ہے، ہماری بھی ذمہ داری ہیں۔ ہمیں کیوں ہمت نہیں ہوا، ہمیں ہمت ہونی چاہیے تھی ہم اپنی دہشت گردی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے۔ جب انہوں نے اپنی جان کا نذر انہوں نے کیا ہم اپنے فوج کو own نہیں کریں گے ہم اُن کی قربانیوں کا قدر نہیں کریں گے کیا باہر کے لوگ کریں گے۔ کیا آج جو کرنل شہید ہوا ہے کس چیز پر شہید ہوا ہے۔ اس لیے شہید ہوا ہے کہ اُس نے اپنے دہشتگردی کے خلاف، کیا وہ پنجاب سے آیا ہوا تھا؟۔ کیا پنجاب میں کچھ مارے جا رہے ہیں تھے؟۔ یہاں پر ہمارے بلوچ پختان ہزارے مارے جا رہے تھے۔ اُس دہشتگردی کا مقابلہ کرتے ہوئے اُس نے جا کر پیچھے نہیں ہٹیں اور اپنا جان کا نذر انہوں کیا۔ اُس گھر میں دیکھیں کہ کرنل سہیل شہید کے گھر دیکھیں وہاں پر کیا حالت ہو گا۔ کیا وہ اُس کو بتا سکتے ہیں وہ محسوس کر سکتے ہیں کہ اُن کی تین بچیاں ہیں ایک بیٹا ہے کیا اُن کو باپ کا سہارا مل سکتا ہے؟۔ لیکن انہوں نے ملک

کی خاطر قربانی دیں۔ انہوں نے بلوچستان کی عوام کی حفاظت کی خاطر ڈھنگری کا مقابلہ کیا۔ اگر میں کھڑے ہو کے اور دوچار باتیں کرنا چیزیں کہہ دینا، میرے خیال ہے منظور پشتین نے یہ دوسرے چیزیں میں بات کرتے ہیں بات کرنا آسان ہوتا ہے stage میں۔ میرا خیال میں ابھی وہ وقت گزر گیا ہے کہ بلوچ پہان پنجابی سارے قوموں نے دیکھ لیا ہے کہ اب ان چیزوں میں کوئی وہ ہمیں بانٹ نہیں سکتے ہیں۔ ہم پورا ایک بلوچستانی ہیں، جس میں پشتون ہیں بلوچ ہیں پنجابی ہیں ہزارے ہیں سندھی ہیں سارے بلوچستانی ہیں پھر پاکستانی ہیں۔ اب ہمیں قوموں کے نام پر نہیں بانٹا جاسکتا ہیں ہمیں کوئی بھی ورغل نہیں سکتے ہیں کوئی بھی قوم پرست پارٹی اگر وہ چاہتے ہیں بھی اگر منظور پشتین ہے تو وہ میرے خیال میں، میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے ایسے لگ رہا ہے ہیں کہ وہ پہنانوں کا دشمن ہے۔ پہنانوں کا دوست کہیں سے بھی مجھے نہیں لگ رہا ہے۔ اب اس ڈھنگری میں 20 سال ڈھنگری کا مقابلہ کرتے کرتے یہ قوم آج الحمد للہ ایک سوک کی سانس لینا شروع کر دیا اب بھائی چارئے کی فضاء دوبارہ قائم ہو گیا۔ ہم ایک دوسرے سے ملنا شروع ہو گئے پہلے تو یہ تھا کہ گھر سے باہر نکلنے سے ڈرتے تھے۔ اب الحمد للہ چیزیں بہتر ہو گئی ہیں۔ کیا پھر ان کو اُسی راستہ پر بھیجننا ہیں کیا پھر ان کو بتا کرنا ہے یہ کون سا پشتون دوستی ہے؟ اُس کو سوچنا چاہیے۔ وہ پڑھا لکھا اپنے آپ کو سمجھتا ہیں تو پھر اپنے قوم کو مزید تباہی میں نہیں لے جائے۔ اپنے قوموں کو مزید اس حالت میں نہیں لے جائے کہ وہ قوم مزید اس قابل بھی نہیں ہو جائے کہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں۔ تو انہوں نے جورو یہ ادھر بھی کیا ہے، جو stages میں یہ باتیں کرتے ہیں ان کو سوچنا چاہیے میرے خیال میں نہ اب پشتون قوم اس چیز کی برداشت کر سکتی ہے نہ بلوچ قوم اس کی برداشت کر سکتی ہے۔ نہ بلوچستان کے باقی رہنے والے قوم اس چیز کو برداشت کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے فوج کے ساتھ ہیں۔ وہ ڈھنگری کے لیے نکلے ہیں۔ اس میں فوج نے بھی قربانیاں دیے یہاں پر ہمارے ATF کے پولیس کے جوانوں نے بھی قربانیاں دیا شہید ہوئے، کس لیے ہوئے؟۔ اس لیے شہید ہوئے کہ انہوں نے ڈھنگری کا مقابلہ کیا۔ اگر گھر میں بیٹھے سب اپنی سہری اور کھانے کی تیاری کر رہے ہیں وہ جا کر ڈھنگری کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ تو ہمیں تو پتہ نہیں تھا ہم اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو لڑ کے کون؟۔ یہی ہمارے سپاہی ہمارے بلوچستان کے اور پاکستان کے سپاہی اور فوج لڑ رہے تھے۔ اس سے پہلے بھی انہوں نے قربانیاں دیا۔ ہمیں اپنے فوج کا احترام کرنا چاہیے۔ ہماری فوج ہیں، ہم سے ہیں، ہمارے بچے اُس میں ہیں ہمارے بھائی اُس میں ہیں ہمارے لوگ اُس میں ہیں باہر کے ملک سے آئے ہوئے لوگ نہیں ہیں کہ وہ یہاں پر اتنی قربانی دینے کے بعد اتنا ہمیں وہ نہیں ہے کہ ہم انکو appreciate بھی کریں کہ وہ ہمارے ملک کے لیے جان دے رہے ہیں۔ اور ہم ادھر بیٹھے ہیں وہ چوکوں پر روڑوں پر ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔ ہم یہاں پر بیٹھے

ہیں وہ پہاڑوں میں دس دن ایک جوڑے کپڑوں کے ساتھ دہشتگردی کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ ان کی حالت کیا ہیں۔ اور بجائے ہم ان کی morally support کریں، بھی ان کو کچھ بھی نہیں چاہیے وہ ملک کے لیے لڑ رہے ہیں۔ بجائے ان کے، ہم پھر بھی ان کے خلاف بات کرتے ہیں۔ آواران میں مجھے پتہ ہے 2013ء کے اکتوبر میں زلزلہ آیا تھا اُس حالت میں ہمیں کون نظر آیا؟۔ ہم کہتے ہیں فوج بھیجو۔ فوج آیا ہر جگہ relief پہنچایا۔ ایسے جگہ ہیں جہاں پر کھانے کے لیے نہیں تھی تو فوج وہاں پر گئے دودو دن کھانا بھی ان کو نصیب نہیں ہوا لیکن وہ آواران کے لوگوں کے لیے بلوچستان کے لوگوں کے لیے انہوں نے serve کیا۔ ان کا توڑیوٹی نہیں ہے۔ ہر چیز ہم انہیں سے لیتے ہیں ان کا کام ہے بارڈر کا۔ اب دہشتگردی اندر ہے ہم ان کو کہتے ہیں کہ دہشت گردی کے مقابلے میں آپ آ جائیں۔ وہ اپنی جانیں دے رہے ہیں اور ہم ان کو بجائے سپورٹ کرنے کے کافی ہمت دیں کہ وہ سپاہی ہیں، ہم بھی سپاہی ہیں۔ لیکن ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی ملک کی دفاع کے لیے ہر اس طرح کے چیز ہیں ان کی مذمت کریں اور ان کو یہ پورا قوم کو کہنا چاہیے۔ مجھے تو افسوس ہے کہ نواز شریف نے جو بیان دیا کیا یہ فرزد پاکستان کا کوئی بیان ہے۔ اس ملک نے آپ کو زین سے اٹھا کر آسمان پر بیٹھا دیا۔ آپ شہنشاہیت والی زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ وہ زندگی گزار رہے ہیں جو باادشاہ ہیں وہ نہیں گزار سکتے ہیں۔ جو نسل درسل سے باادشاہ ہو کر آ رہے ہیں وہ نہیں گزار سکتے ہیں۔ آپ وہ زندگی اس ملک کے پیسوں سے آپ گزار رہے ہیں۔ اور آپ اس ملک کی سالمیت کو challenge کرتے ہو کہ یہ دشمن بھی اس طرح کا بات نہیں کر سکتا ہے۔ مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ یہ نواز شریف کے منہ سے کیسے یہ بات تکلا۔ کیا آپ اس میں اتنے نیچتک جاسکتے ہو کہ اپنی بقاء کے لیے اپنی جو حرکتیں ہیں اُس میں change لاو۔ آپ سے جو کچھ غلطیاں ہوئی ہیں، غلطی انسان سے ہو جاتا ہے، غلطیوں کو سدھارو اپنے اندر سے نکالو۔ دیکھو کہ مجھے کس وجہ سے یہ تکلیفیں مل رہی ہیں۔ آپ اُٹھا اٹھا کر ملک کی سالمیت کو داؤ پر لگا دیتے ہیں صرف اپنے لیے کہ میرے خلاف ہواتو میں ملک کوتاہ کر دوں گا۔ بہر حال ہمیں اس طرح کے ہر قوم کے چیزوں کی مذمت کرنا چاہیے۔ اور مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ اس طرح کے چیزیں دے کے کہ اس ملک نے آپ کو بہت کچھ دینے کی باوجود آپ نے اس ملک کو کچھ نہیں دیا لیکن پھر بھی اُس ملک کی سالمیت کو آپ challenge کر رہے ہو۔ میں اس کا مذمت کرتا ہوں میڈم اسپیکر اور بہر حال آج جو ہوا ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ power استعمال کر کے تاکہ ہمارے ہاؤس کی تقدس کو پامال نہیں کرے کوئی اس طرح آ کے یہ کوئی جنگل کا قانون نہیں ہے کہ وہ آئے اور سرعام گالیاں دیں۔ آپ ریکارڈ منگلوائیں جس جس نے گالیاں کا وہ کیا ہے، آپ بالکل رول کو استعمال کریں۔ اس طرح کی چیزوں کو ہم ہاؤس میں برداشت نہیں کریں گے۔ اور ہم ایک اچھے اور معزز علاقوں سے اور معزز فیملی سے ہیں

اور سارے چیزیں ہیں۔ میرے خیال میں ایک دوسرے کو اخلاق اور یہ ہاؤس سے لوگوں کو سیکھنا چاہیے لوگ آئیں اور ہم نے پچھلے ادوار میں دیکھے ہیں ابھی ہماری گورنمنٹ میں بھی ہم اپنے کانج، یونیورسٹیوں کے پچوں کو بلاستے تھے کہ یہ آپ کا ہاؤس ہے۔ آئیں آپ، اگر وہ آتے اور ہمارے اس حالت کو دیکھتے کیا وہ ہم سے کچھ سیکھ کے جاتے؟ یہ لوگ آئے ہوئے ہیں جو ہمیں دیکھ رہے ہیں کہ بلوچستان کی بہتر مفاد میں ہم کیا فیصلے کر رہے ہیں وہ ہم سے سیکھ کر جائیں گے وہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں کہ ہم یہاں پر میرے خیال میں تھڑے والے لوگ بھی اس طرح کے حرکتیں نہیں کرتے ہیں جو روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں جو اس طرح کرتے ہیں۔ بہر حال اس کی میں نہ مت کرتا ہوں۔ باقی آپ میرے خیال میں اس میں کوئی اختیار استعمال کریں۔ شکریہ میدم۔

**میدم چیئرپرنس:** بہت شکریہ قائدِ ایوان۔ مجھے اس ہاؤس کی طرف سے بڑے دھنے مزاج کے لوگوں سے بھی جو سننے کو ملا آج تو CM specially صاحب personally میں ان کے لیے یہ کہوں گی کہ یہ جس حد تک polite ہیں شاید کوئی بھی نہ ہو لیکن آج انہوں نے بھی یہ کہا کہ کارروائی اُن کے خلاف کی جائے۔ میں آپ سب سے صرف ایک request کرتی ہوں کہ میں نے اُن کے سب کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ بہت اچھی طرح سے سُن۔ اپنے لیے بھی اور سب کے لیے بھی۔ آج کیم رمضان ہے، ہم سب روزے کے ساتھ ہیں۔ میں صرف ایک request کروں گی کہ اگر مجھے degrade کیا اتنے لوگوں نے تو الحمد للہ آپ سب لوگ میرے ساتھ تھے۔ آپ نے مجھے اُس سے زیادہ اور اٹھایا۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔ شاید یہی ہبھتیں ہیں جن کی میں ہمیشہ قرضدار رہوں گی۔ دوسری بات کہ زمرک صاحب، CM صاحب میری صرف آپ ایک request rule ہے کہ 204 number power again ہم سے روزے کے ساتھ ہیں اور روزہ جو ہمیں جو درس دیتا ہے میں اپنے طور پر معاف کرتی ہوں اُن کو۔ اور میں آپ سے بھی request کروں گی کہ وہ ایک جو قبائلی روایات جو ہماری تھیں، انہوں نے پاسداری نہیں کی تو ہم بڑے دل کے ساتھ پاسداری کر دیں۔ میں آپ سے suggestion یہ چاہتی ہوں کہ آپ، کیم رمضان ہونے کے ناطے اس چیز کو یہی ختم کر دیں۔ میں نے معاف کیا۔ اور آپ سب اس چیز کو realise کرتے ہیں کہ رب کی پکڑ ہماری پکڑ سے شاید بہت آگے ہوگی۔ تو اگر ہاؤس اس پر میرا ساتھ دے۔ ہم اس بات کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

**سردار عبدالرحمٰن کھنیزیر ان:** میدم چیئرپرنس! اگر آپ اجازت دیں تو میں دو الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔

**میدم چیئرپرنس:** جی۔

**سردار عبدالرحمٰن کھنیزیر ان:** گزارش یہ ہے کہ آپ نے میں آپ کو salute پیش کرتا ہوں کہ آپ نے بہت

اسلام کو مد نظر رکھ کر اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حدیث ہے کہ معانی، معافی، معاف کیا جائے۔ لیکن بات یہ ہے کہ ضرور آپ نے معاف کیا، یہ آپ کا بڑا پن ہے۔ اس Chair نے معاف کیا بڑا پن ہے۔ لیکن یہ پوری ایوان کی، جتنا ایوان موجود ہے، سب عزت دار بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور میں یہاں پر یہ وضاحت کر دوں میڈم چیئرمین کے یہاں پر جیسے ہمارے Leader of House نے کہا کہ یہاں پر کوئی کھمی بن کنہیں اگا ہے۔ ہر ایک اپنی جگہ پر وزن رکھتا ہے، ہر ایک کا وزن ہے، وزن دار آدمی کو وزن میں رہنا چاہئے۔ with the condition میر یہ ہے کہ میں suggestion سے گزارش کروں گا کہ کل اجلاس ہے یا پرسوں ہے جنہوں نے بد تیزی کی ہے وہ پورے ایوان سے معانی مانگے پھر ٹھیک ہے، otherwise یہ ایک غلط روایات پڑ رہی ہے۔ کہ جی جو بھی اٹھے گا یہاں پر گالی لے کے گا۔ اور سارجنٹ ایٹ آرمز بڑے بڑوں کو وہ نکل سکتا ہے۔ پارٹی سے ہر ایک مسلک ہے۔ یہ کوئی نہ کہے کہ جی یہاں پر ایک اکیلا بیٹھ گیا اور اُس کو آپ سارجنٹ ایٹ دی آرمز وہ اُس کو نکال سکتے ہیں، اور جو پارٹی میں ہیں ان کو نہیں۔ نہیں اُس کو احترام کرنا چاہئے۔ سارجنٹ ایٹ آرمز کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کلاشنکوف پکڑ کر کسی کو جو ہے نا۔ وہ جب کسی کے پاس چل کر آجائے اخلاقاً He is bound to leave the House. This is the power of the Chair. This is the power ٹو اگر کوئی غلط فہمی میں ہے، لڑائیوں کے لیے اونکے لئے بہت جگہ ہے۔ ہم 60 سال کی عمر میں پہنچ ہیں بچپن سے یہ لڑائیاں کر کر کے جو ہے نا یہ لڑائیوں کا ہم وہ ابھی وہ ایک غیر پاریمانی الفاظ ہو جائے گا۔ ہم ان چیزوں کے عادی ہیں۔ ایک شریف آدمی اگر اُس کا اتنی سفید داڑھی ہے، وہ چل کر گیا ہے بد تیزی کر رہے ہیں۔ بد تیزی کرنی ہے یہ چہار دیواری سے باہر پھر بہت کچھ، بہت کچھ ہے، ہر ایک کے لیے میدان کھلا ہے۔ ہم نے کسی کو منت نہیں کی ہے، کسی کے آگے ہاتھ نہیں جوڑے۔ لیکن یہ ہاؤس ہے۔ ہم روایات کے پابند ہیں۔ ہم نے پانچ سال ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں، وہ زیادتیاں اگر ان کے ساتھ ہوتیں تو یہ صوبہ چھوڑ کر جاتے۔ ہمیں پتہ ہے کہ کیسے برداشت کیا جاتا ہے۔ یہ زمرک خان کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوا۔ میرے ساتھ کیا نہیں ہوا ہے۔ دوسرے ساتھیوں کے ساتھ کیا نہیں ہوا ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ اخلاقاً وہ اپنے کو اس دھرتی کی اس دھرتی میں کی فرزند سمجھتے ہیں۔ تو بھیت خاتون چاہے آپ کسی بھی race سے ہیں یہاں پر race کا سوال ہی نہیں اٹھتا ہے۔ آپ ہمارے لیے ایک معزز رکن ہیں۔ یہ Chair ہمارے لیے قابل احترام ہے۔ اگر ہم آج اس کا احترام نہیں کریں گے۔ تو باہر کے فٹ پاٹھ کے لوگ اس کا احترام نہیں کریں گے۔ ہمارے اوپر فرض بتا ہے ہم کسی پر احسان نہیں کر رہے، یہاں پر آج آپ بیٹھی ہیں آپ کا کسی اور جو race سے آپ کا تعلق ہے، کل کوئی بھی بیٹھے گا۔ بٹھان بیٹھے

گا، بلوچ بیٹھے گا، سندھی بیٹھے گا، پنجابی بیٹھے گا، نان لوکل بیٹھے گا۔ Chair ہے اس پر احترام، احترام، ہم مانگتے ہیں۔ اور یہ اس طریقے سے معاف کیا جائے۔ یہ کون ساطریقہ ہے۔ روزہ کیا ہے روزہ، روزے کا یہ مقصد ہے کہ آپ جس کی پگڑی اچھال دیں۔ جس کو بے عزت کر دیں۔ جی میں روزے سے ہوں۔ ایا جب ایک کہتا ہے جی میں نشے میں تھا۔ نشہ تب ہے کہ جا کے اپنے سے اوپر والے کے ساتھ مار دما تھا پتہ لگتا ہے نشہ کیسا ہوتا ہے۔ روزہ کیسا ہوتا ہے اپنے سے زیادہ جو تم سے دو قدم آگے اوپر ہے اُس کے ساتھ تم ما تھام رو پھر تمہارے روزے کا تمہارے سلسلے کا پتہ لگتا ہے۔ جب ایک آدمی کمزور ہے، ایک خاتون ہے ایک مولوی ہے ایک شریف آدمی ہے آپ اُس کے ساتھ بدتمیزی کرتے ہوں کہ جی مجھے روزہ لگا ہوا ہے۔ no not at all۔ (مداخلت)۔ نہیں نہیں آپ مجھے بات کرنے دیں۔

**میڈم چیئر پرنسن:** بالکل بالکل، ڈاکٹر صاحب آپ please تشریف رکھیں، بالکل صحیح آپ please تشریف رکھیں۔

**سردار عبدالرحمن کھنیران:** میں دوسرے way میں لے جا رہا ہوں، جی نہیں نہیں روزہ نہیں لگتا ہے۔

**میڈم چیئر پرنسن:** میں سردار عبدالرحمن کھنیران صاحب آپ کے جذبات کی قدر کرتی ہوں۔ جی۔

**سردار عبدالرحمن کھنیران:** میرا Chair سے گزارش ہے کہ کل اجلاس ہے، وہ apologize کریں۔ آپ سے، اس Chair سے نہیں کرنی چاہئے بدتمیزی، بدتمیزی اچھی بات نہیں ہے۔ thank you very much۔

**میڈم چیئر پرنسن:** بہت شکریہ۔ جی رخشنانی صاحب!

**محترمہ حسن بانو رخشنانی:** میڈم چیئر پرنسن۔ بات یہ ہے کہ ہم صرف یہاں موجود تھے، ہم لوگوں نے اس چیز کو برا کہا ہے بات یہ ہے کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں کیا وہ شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ کیا وہ معافی کی طلبگار ہیں۔ اگر ان کے اندر شرمندگی ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے برا کام کیا ہے اور وہ معافی کے طلبگار ہیں وہ excuse کرتے ہیں۔ تو تب ہماری طرف سے پوری اجازت ہے آپ ان کو معاف بھی کر سکتی ہیں اور اس چیز کی جو ہے ہم اجازت بھی دینے۔ otherwise وہ جب تک معافی کے طلبگار نہیں ہیں وہ شرمندگی محسوس نہیں کرتے میرے میں میری اور آپ کی معافی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

**میڈم چیئر پرنسن:** بہت شکریہ حسن بانو صاحب۔ آج کیونکہ جی عاصم صاحب!

**میر عاصم کرڈ گلیو:** میڈم! میں بھی سردار صاحب کو second کرتا ہوں۔ وہ آئیں اس اسمبلی میں کیونکہ اسے اسمبلی کے تقدس کو پامال کیا ہے۔ ادھر آ کر مغذرت کریں۔ پھر کوئی بات ہو سکتی ہے۔ بی بی! ابھی وہ لوگوں نے کوئی مغذرت

ہی نہیں کیا ہے کچھ بھی نہیں کیا آپ کیسے وہ کرتی ہوں۔

**قائد ایوان:** میدم اگر کل ہم اجلاس میں آئیں گے اور اجلاس کے بعد walkout کریں گے۔ ہم اس طرح کے ماحول میں کارروائی کریں اُن کے خلاف۔ کارروائی کا مطالبہ ہونا چاہئے کل اگر انہوں نے نہیں کیا، کارروائی نہیں ہوئی، ہم واک آؤٹ کریں گے۔

**میر غلام دشمنی:** میدم! اس میں سخت ترین کارروائی ہوتا کہ سب کے لئے ایک مثال بنے۔ اگر اس طرح معافی کا اعلان ہم خود ہی سے کریں میدم یہ آپ کی سوچ ہے، میں تو، اگر اس طرح ہو تو اسے اسے سب کے لیے respectable officer بیٹھے ہوئے ہیں SP rank کے ہیں اگر وہ جاتے ہیں اُن کے ساتھ بد تیزی، آپ کے ساتھ بد تیزی، ہمارے ساتھ بد تیزی سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔ کوئی سردار، نواب نہیں ہے، سب عزت کے بھوکے ہیں۔

**میدم چیئرمین:**

Since the majority of the honourable Members present here have demanded the stern action against the Members who created disorder in the House. Under rule 204 of the Provincial Assembly of Balochistan rules of procedure and conduct of business 1974, I put question that membership of Obaidullah Khan Babat, Sardar Mustafa Khan Tareen and Nasrullah Khan Zeray, Members be suspended from the service of the provincial assembly for a period not excluding the remainder of the budget session, Yes or No? Since the Majority of the House resolve that their Membership be suspended for a period of the remainder of this session therefore the Members of the above named Obaidullah Babat, Sardar Mustafa Khan Tareen and Nasrullah Khan Zeray, Liaquat Aga suspended for the remaining sittings of the budget session.

جی. جی لیافت صاحب کو بھی include کر دیا ہے۔

اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 18 مئی 2018ء بوقت سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06 بجکر 50 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

